MIRROR OF THE HEART

I · VI · LXXXI

آئینۂ دِل

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انارکلی - لاہور

بار چہارم ۱۹۵۷ء تعداد ۲۰۰۰

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انارکلی - لاہور

۱۹۵۷ء

بار چہارم

تعداد ۲۰۰۰

فہرست مضامین

آئینۂ دل

خدا ہی تمام حمد اور تعریف کے لائق ہے جو انسان کے دل کے خراب احوال کو اپنے کلام سے ظاہر کرتا ہے اور اُس کے ایسے دِل کو بدل کر نیک خصلتوں کے زیور سے آراستہ کرتا ہے جس سے آدمی شیطان کے قبضہ سے چھوٹ کر اپنے دِل کو پُوری خوشی کے ساتھ خدائے کریم کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس بات کا مفصّل بیان دس تصویروں کے ساتھ اس طرح لکھا گیا ہے کہ آٹھ تصویریں جن میں شکل چہرہ اور دل کی تصویر ہے دل کی حالت جیسی کہ وُہ ہے کارخانۂ شیطانی یا خدا کا گھر دکھلاتی ہیں اور دو تصویریں اِن دونوں حالتوں کے انجام بتاتی ہیں۔ اگرچہ دل کی حالت کے پہچاننے میں کوئی شخص دِل کو دیکھ نہیں سکتا تو بھی آدمی کے چہرے اور چال چلن سے اُس کی بُری طبیعت یا نیک خصلت البتّہ کچھ نظر آتی ہے چونکہ دِل کا تمام احوال بائبل یعنی توریت و زبُور اور انجیل میں صاف لکھا ہے لہٰذا اُس کا بغور مُطالعہ کرنے سے دل کی کیفیت پُورے طور پر ظاہر ہو جائے گی اور دُوسروں کا دل پہچاننے سے اپنا دل پہچاننا بہت بہتر ہے۔ یہ معلوم ہو کہ آدمی کا دل گھر کی مانند ہے اور کوئی گھر کبھی مقیم کے بغیر یعنی خالی نہیں ہوتا۔ اس واسطے یہ تلاش کرنا ضرور ہے کہ اس گھر میں کون رہتا ہے۔ اگر اُس میں رُوح القدس ہے تو وہ آسمانی خوبیوں کی کثرت کے ساتھ مالک بن جاتا ہے اور اگر شیطان کا دخل ہے تو سات شیطانی نفس اور نفسانی خواہشوں کا ایک بڑا انبوہ اُس کے ساتھ گھس کر خرابی و بربادی برپا کرتا ہے۔ جو آدمی عقلمند ہے وُہ بہت فکر کے ساتھ یہ معلوم کرے گا کہ اُس کے دِل میں کون رہتا ہے۔ چونکہ ہر ایک آدمی کے دل میں خدا کی سیرتیں یا شیطان کی خصلتیں ہمیشہ گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں جو اُس کو بہشت یا دوزخ کی طرف لے جاتی ہیں۔ اس واسطے اے عزیزو اس بات پر دھیان کر کے اِس رسالے کی تصویریں غور کے ساتھ ملاحظہ کرو کہ آپ کی حالت کیا ہے۔

پہلی تصویر

اُس آدمی کا دِل جس میں شیطان سلطنت کرتا ہے

جو شخص دُنیا داری کے طور پر زندگی گذارتا اور گناہوں کی غلامی اور پیروی میں عُمر بسر کرتا ہے اُس کا دِلی حال اِس تصویر سے ظاہر ہے۔ اُس کے چہرے سے گناہ کی خواہش بے آرامی۔ غفلت اور تقصیروں کے آثار نمُودار ہیں۔ وُہ نفسِ امّارہ میں گرفتار ہے۔ جس کو نہ خُدا کا خوف ہے نہ قیامت کی فِکر اور نہ حساب دینے کا اندیشہ بلکہ وُہ سراسر اِس جہان کی خُوشی و شہوت پرستی ہی میں کھو کر اپنی زندگانی ضائع کر رہا ہے۔ اگر کوئی اُس کی بدحالی کا اُس سے ذکر کرتا ہے تو بُرا مانتا اور ہنس کر گالی دے کر چلا جاتا ہے۔

جب یہ صُورت ہو تو شیطان جس کو شیخ نجدی بھی کہتے ہیں اُس کے دل میں سات طرح کی شریرُ روحوں یعنی بُری ہوسوں اور بد خواہشوں کے ساتھ جن کی مثال اِن سات حیوانوں سے ہے حکُومت کرتا ہے۔

اِن میں سے دِل کے دائیں طرف اُوپر پہلا جانور خُوش رنگ مور ہے جو اپنے چمکتے ہُوئے پر و بال کو اُٹھائے ہُوئے غرور سے اکڑتا اور اِتراتا ہُوا دُوسرے جانوروں کو خود پسندی اور گھمنڈ سے دیکھ رہا ہے اور اُن سے نفرت کرتا ہے۔ یہ مور انسانی غرور کا ایک نشان ہے اِسی طرح اکثر آدمی اپنی خُوبصُورتی۔ زینت۔ دولت اور مرتبے کو خُدا کی عنایت اور بخشش نہ سمجھ کر اُس کے برخلاف خود پسندی۔ غرور اور تکبّر سے دُوسروں کو محض ذلیل اور کمینہ اور اپنے تئیں سب سے افضل اور لاثانی سمجھتا ہے اور جس طرح مور دُوسرے پرندوں کو چڑاتا اور چونچیں مارتا ہے اُسی طرح مغرور آدمی بھی اگر کوئی اُس کی عزت نہ کرے یا عداوت دکھائے تو وُہ کینے کے جوش سے اُبلتا اور غصّے کی آگ سے سلگتا ہے۔

مور کے نیچے لُومڑی ہے۔ اُس کا کام جب اپنے زور سے نہیں ہو سکتا تو طرح طرح کے مکر و فریب کے پھندے لگاتی اور حیلہ سازی کے جال بچھاتی ہے۔ یہ دُوسرے جانوروں کی

۱۔ اُس آدمی کا دِل جس میں شیطان سلطنت کرتا ہے۔

نسبت دغابازی میں بڑی اُستاد اور فریبیوں کی پیشوا ہے۔ ظاہر میں بہت مسکین اور غریب صُورت بن کر دبکی رہتی ہے مگر مکاری و دغابازی کے فن میں کمال پختہ کار اور بڑی فریبی ہے۔ پس یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی کی ظاہری شکل وصُورت ہی اُس کے دل کے عجز و انکسار کی آئینہ دار نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ اخذ کر لینا چاہیئے کہ مسکین صُورتوں میں غرور اور تفاخر نہیں ہوتا یا عاجز شکلوں کے دل میں مکر اور فریب کا دخل نہیں ہو سکتا بلکہ اکثر اوقات ایسے ہی آدمیوں کے دل میں یہ سب بدخصلتیں قرار پاتی ہیں۔

لُومڑی کے نیچے ایک سانپ کُنڈلی مارے بیٹھا ہے جس سے حسد نمایاں ہے۔ یہ مُوذی اپنے مُحسن کا احسان بھی بھُلا دیتا ہے اور آستین کا سانپ مشہور ہے۔ جس وقت خُدا نے بابا آدم اور ماں حوّا کو پیدا کیا تو ابلیس نے سانپ ہی کی شکل میں اُن کو فریب دے کر گناہ اور موت کے صحرا میں پریشان حال کیا تھا کیونکہ وُہ خود مردود اور بدحال ہو کر دُوسروں کو آرام اور آسودگی کی حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے اُس نے خُدائے خالق و پروردگار کی تابعداری سے باغی اور نمک حرام بنا کر اُن کو اپنا ہی مطیع اور فرمانبردار کر لیا اور اُن کی طبیعت کو گناہ کے مہلک زہر سے زہریلا کر دیا۔ اسی طرح شیطان کا ہر ایک بندہ نیک بختی کی حالت سے خارج ہو کر اپنی بدبختی سے دُوسروں کو بھی اپنی مانند بدبخت اور عذاب کے لائق بنانا چاہتا ہے جس سے خُون اور دُوسرے بہُت سے قبیح گُناہ سرزد ہوتے ہیں۔ اسی کے باعث بہت سے جہاں دیدہ اور چالاک لوگ اکثر ناسمجھ اور سادہ مزاج نوجوانوں کو بگاڑ کر خرابی میں پھنساتے ہیں اور یہ طریقہ نہایت مہلک گُناہ اور شیطانی فعل کے برابر ہے۔

ناگ کے تلے چُوہا ہے اُس کی عادت یہ ہے کہ اپنی خوراک کی تلاش کے لئے خود کچھ محنت اور تکلیف نہیں اُٹھاتا مگر اوروں کی کمائی ہُوئی چیزیں چُرا لے جاتا اور اپنا زمین کے اندر اپنے بِل میں جمع کر کے کھاتا ہے۔ چُوں یہ جانور سُست، چور اور لالچی آدمی کی خصلت رکھتا ہے۔ یہ بدعادتیں بابا آدم اور ماں حوّا کے گُنہگار ہوتے کے وقت سے آدمی کے دِل میں گھر کر چُکی ہیں۔ مگر پھر بھی افسوس کی بات ہے کہ اِنسان اپنی دِلی بدحالی کو نہیں پہچانتا اور نہ اپنے تئیں بُرائیوں سے پاک اور صاف کرتا ہے۔

چُوہے کی بائیں طرف کُتّا ہے۔ یہ نجس اور پھاڑنے والا جانور پاک اور ناپاک شے میں کچھ تمیز نہیں کرتا۔ اکثر چیزوں کو چاٹتا اور عام آدمیوں کو بھونکتا اور کاٹنے کو دوڑتا ہے۔ یہ دوستی سے بھی پیش آتا ہے۔ جہاں بیٹھتا ہے اُسی جگہ کو پلید کرتا ہے۔ اپنے مُنہ کی قے آپ ہی کھا لیتا ہے۔ یہ نجاستیں اور ناپاکیاں اُن آدمیوں کے دلوں میں پیدا ہوتی ہیں جو خُدا کے کلام اور اُس کی پاک شریعت کو ناچیز سمجھ کر ایمان نہیں لاتے بلکہ اُس کے حکم کی پاکیزہ رسموں کا مخول اُڑاتے اور اُن کو حقیر جانتے ہیں۔ خُدا کے مُقدّسوں کی راستبازی کو رد کر کے سچّائی کو جھُوٹ سے بدل ڈالتے ہیں اور پاک اور ناپاک میں تمیز نہیں کرتے۔

کُتّے کے اُوپر ایک گِدھ پنجہ تیز کئے ہُوئے بیٹھا ہے۔ یہ بہت پیٹو اور لالچی جانور ہے۔ جب کسی مُردار کی لاش دُور سے دیکھتا ہے یا اُس کی بُو پاتا ہے تو فوراً اپنے پَروں کو پھیلا کر تیر کی مانند اُس پر جا گرتا ہے اور پنجہ مار کر نگل لیتا ہے۔ جب تک اُس کا پیٹ حلق تک نہ بھر جائے صبر نہیں کرتا۔ اگر کوئی اُس کے دھمکانے کو بندوق چھوڑے تو اُس جگہ سے تھوڑا سا اُڑ کر پھر جلدی سے وہیں آ بیٹھتا ہے۔ بس اِس طرح سے کھاؤ آدمی بھی اُسی کی مثال ہے۔ جب تک اُس کے سامنے خوراک موجود ہے سوائے کھانے کے دُوسری طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ فقط پیٹ ہی بھرنے کو بہت عُمدہ اور عزیز جان کر ہر جگہ ضیافتوں کا طالب اور اُمیدوار رہتا ہے۔ کھانے کی لذّت اور بُو اُس کی زبان اور دماغ میں بسی رہتی ہے اور اُسے اِدھر اُدھر گھسیٹے پھرتی ہے۔ اُسی کے واسطے ہر طرح کے گُناہ اُس سے سرزد ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وُہ کھانے کے لالچ میں کبھی کبھی جان بھی دے دیتا ہے۔

گِدھ کے اُوپر بکرا ہے۔ وُہ سراسر مست اور بالکل شہوت پرست ہے ہر ایک پر چوٹ کرتا ہے اور ایک ہی بکری پر اُسے قناعت نہیں ہوتی۔ اسی طرح انسان کا دِل مستی کے نشہ میں چُور اور شہوت کی شراب سے اِس قدر مخمُور ہوتا ہے کہ بے خوف و بے شرم ہو کر ہر کہیں بھٹکتا پھرتا ہے۔ معلُوم ہو کہ خُدا نے انسان کے لئے نکاح کا حکم

جاری فرمایا ہے۔ ایک کے سوا دُوسری عورتوں کے ساتھ صحبت رکھنا منع ہے۔ مگر انسان اُس کے برخلاف اپنی ہوس میں مُبتلا ہو کر جسمانی لذّت کے واسطے ہر قسم کے زنا اور حرامکاری میں مشغُول ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اکثر مرد ایک سے زیادہ عورتیں اور کئی عورتیں ایک سے زیادہ مرد رکھتی ہیں۔ بعض آدمی ان بُرائیوں کو ظاہرا عمل میں نہیں لاتے تو بھی اُن میں شریک ضرور ہوتے ہیں۔ جو گایہ فحش غزلیں گاتے اور گندی باتیں زبان پر لاتے اور بے ہُودہ اور نجس خیال دل میں رکھتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ اِس دِل کے بیچ جو بڑے صحرا میں سات مذکورہ جانوروں کے علاوہ اور بھی کئی طرح کے شریر اور پھاڑنے والے جانور ہوتے ہیں مثلاً شیر اور بندر وغیرہ مچھُوس اور مُردار خور پرندے مثلاً اُلّو اور کوّا وغیرہ۔ زہردار جانور مثلاً بچھو اور بھِڑ وغیرہ پھرتے رہتے ہیں۔ اُن سے مُراد انسان کے بُرے خیال، خراب اندیشے اور بدگمانی، نحوست شرارت، مکّاری، بیرحمی اور خُونریزی مُراد ہیں۔ یہ سب شیطان ہی کے حکم اور اُسی کی بدخواہشوں کے مُطابق انسان کے دِل میں پرورش اور ترقّی پاتے ہیں۔

دِل کے دائرہ سے باہر اُوپر کی طرف ایک کبُوتر دِکھلایا گیا ہے۔ وُہ رُوح القُدس کا نمُونہ ہے۔ کیونکہ جس وقت خُداوند یسُوع مسیح نے یُوحنّا سے اصطباغ یعنی بپتسمہ لیا تھا تو اُس وقت رُوح القُدس کبُوتر کی صُورت میں آسمان سے اُس پر اُترا تھا۔ اگرچہ یہ پاک رُوح دِل کی ناپاکی کے باعث اُس کے اندر نہیں آ سکتا (یُوحنّا ۱ : ۵) تو بھی وُہ نہایت کوشش کے ساتھ اُس کے اطراف سے اپنے نُور کے شُعلے اِس تاریک اور نجاست بھرے دِل میں چمکانا چاہتا ہے تاکہ آدمی اُس نُور کی تجلّی اور برکت سے اپنے گُناہوں کو پہچان کر توبہ کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ (یُوحنّا ۱۶ : ۱۰)

اسی دِل کے اندر ایک ستارہ ہے جس سے اُمید کی نشانی پائی جاتی ہے تاکہ وُہ گُنہگار کسی وقت خُدا کے فضل سے نیک بختی اور خُوشی حاصل کرے۔ مگر اُس شخص کا بھروسہ خُدا کے فضل پر ضعیف اور شکستہ ہے اِس لئے وُہ ستارہ بھی بے نُور اور دُھندلا سا نظر آتا ہے۔

داہنے بازو پر اُوپر کی طرف ایک فرشتہ نورانی صورت دِل کے گوشے کے سامنے کھڑا ہے جو کہ الٰہی بخشش اور خُدا کی رحمت کی سچّی اور نصیحت آموز باتیں قبول کرنے کے واسطے اُس آدمی کے کان میں سُناتا رہتا اور راہِ راست پر چلنے کا اشارہ کرتا رہتا ہے۔ اِس پر بھی یہ گنہگار آدمی غفلت اور بے پروائی کی رُوئی اپنے کانوں میں بھر کر ایسا بہرہ بن رہا ہے کہ اُس کی ہدایت بخشنے والی آواز کو اپنی عقل کے کان کے پردہ تک پہنچنے نہیں دیتا۔

ذرا سوچیں کہ ہوا و ہوس کے بندوں کا میلانِ طبیعت کس قدر ہولناک اور پُر درد ہے۔ تو بھی اندھا دھند ہلاکت اور بربادی کی راہ پر قدم مارتے چلے جاتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ انجام کیا ہوگا۔ یہی حالت بعض مذاہب کی بھی ہے۔ جہاں عقلِ سلیم سے بہت کم کام لیا جاتا ہے اور انجام کار دوزخ اُن کا حصّہ ہوتا ہے۔

دُعا

اَے قدُّوس رحمٰن اور رحیم خُدا تُو اپنے کرم و فضل کی نظر مجھ غریب ناچیز پر فرما۔ میرا دل جو گناہ سے بھرا ہے اپنی عنایت سے پاک بنا اور اپنے جلال کی قدرت سے میرے دِل کی تاریکی کو دُور کر کے اُسے نُورانی اور روشن کر۔ کیونکہ میں تاریکی میں پھنس گیا ہوں۔ اَے غیب کی باتیں جاننے والے خُدا میں اقرار کرتا ہوں کہ میری حالت ایک جانور جیسی ہو گئی ہے اور اب منّت کرتا ہوں کہ اپنے فضل سے میرے دِل کو اپنی سکونت گاہ بنا لے تاکہ شیطانی حکومت اس سے دُور اور دفع ہو جائے اور میں تیرا خاص بندہ بن جاؤں۔ اَے قادرِ مُطلق خُدا۔ تُو نے میرے دِل کو اپنے اور رُوح القدس کے رہنے کے لئے پیدا کیا ہے تُو اسے صاف اور پاک بنا اور مجھ کو پاکیزگی اور نجات کا راستہ دِکھا۔ آمین۔
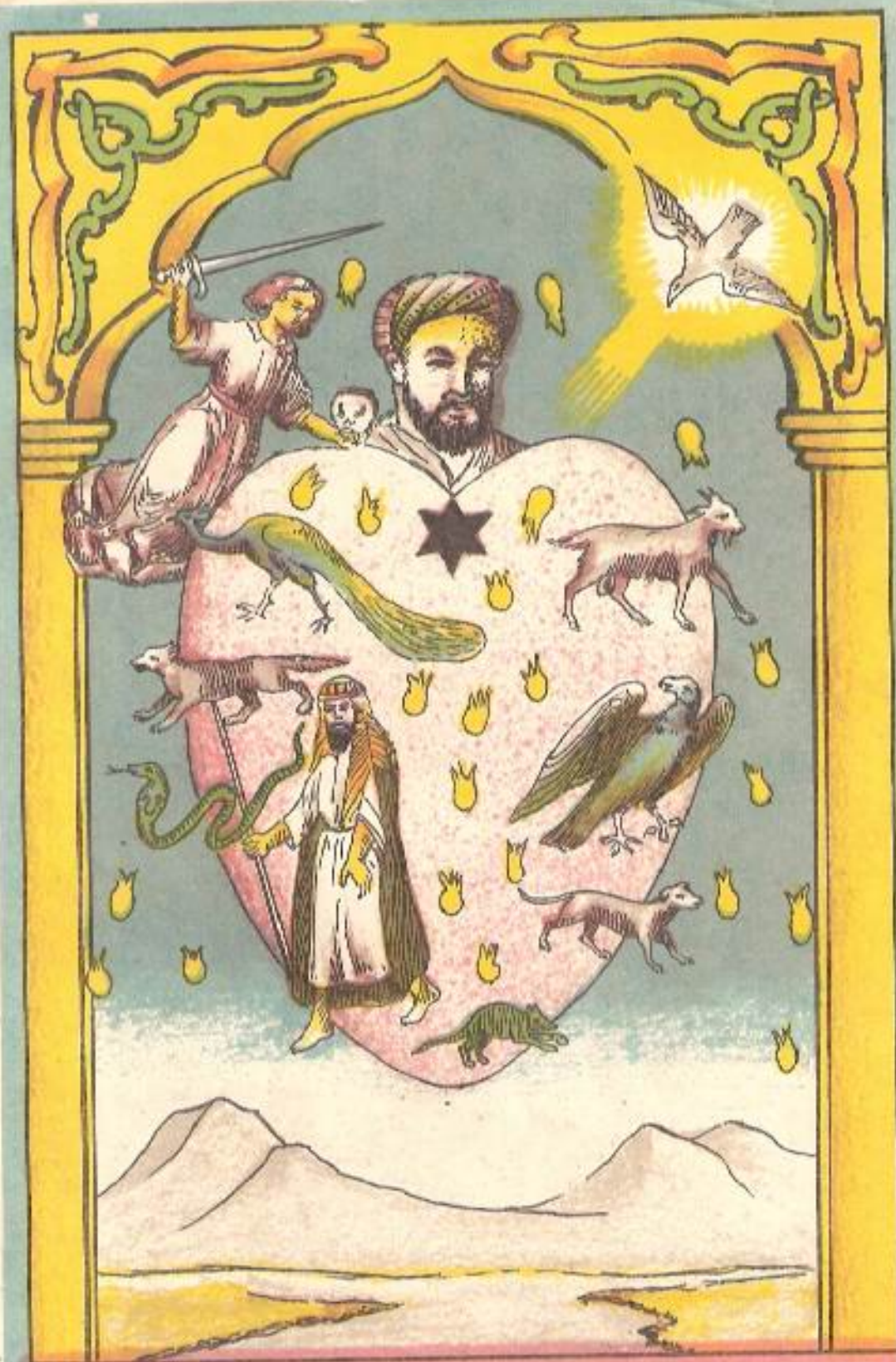
۲- اُس آدمی کا دل جو توبہ کرتا ہے۔

دُوسری تصویر

اُس آدمی کا دِل جو توبہ کرتا ہے

اِس تصویر میں وُہ فرشتہ جو ایک ہاتھ میں کاسۂ سر اور دُوسرے میں ننگی تلوار لئے کھڑا ہے مہربان اور عادِل خُدا کے فضل اور رحمت کا ایک نشان ہے۔ خُدا ہر گُنہگار کو تنبیہ کرتا اور جتاتا ہے کہ "تُو اپنی سختی اور غیر تائب دِل کے مُطابق اُس قہر کے دِن کے لئے اپنے واسطے غضب کما رہا ہے جس میں خُدا کی سچّی عدالت ظاہر ہوگی۔ وُہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مُوافق بدلہ دے گا۔ جو نیکوکاری میں ثابت قدم رہ کر جلال اور عزّت اور بقا کے طالب ہوتے ہیں اُن کو ہمیشہ کی زندگی دے گا۔ مگر جو تفرقہ انداز اور حق کے نہ ماننے والے بلکہ ناراستی کے ماننے والے ہیں اُن پر غضب اور قہر ہوگا اور مُصیبت اور تنگی ہر ایک بدکار کی جان پر آئے گی مگر جلال اور عزّت اور سلامتی ہر ایک نیکوکار کو ملے گی۔" (رومیوں ۲: ۵-۱۰)
اسی طرح وہ پھر فرماتا ہے کہ "کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خُدا کی بادشاہی کے وارِث نہ ہوں گے؟ فریب نہ کھاؤ۔ نہ حرامکار خُدا کی بادشاہی کے وارِث ہوں گے۔ نہ بُت پرست نہ زناکار نہ عیّاش نہ لونڈے باز۔ نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم۔" (۱۔ کرنتھیوں ۶: ۹-۱۰)

تب یہ بات سُن کر وُہ آدمی دِل میں گھبراتا اور نہایت خوفزدہ ہو کر اپنی حالت کو دریافت کرنے لگتا ہے۔ اُس وقت الہٰی بخششوں کے نُور سے ہر طرح کے گناہوں کی تاریکی اور کدُورت اُس پر صاف ظاہر ہو جاتی ہے اور اپنے گُناہوں سے بہت شرمندہ ہو کر اُن سے نفرت کرتا اور اُن سے مخلصی اور رہائی پانے کے واسطے غفُور اور رحیم خُدا کی طرف رجُوع کرتا ہے مگر اپنی رُوحانی کمزوری اور گُناہوں کے غلبہ اور قبضہ کے باعث اُن پر غالب ہونے کی قدرت نہ رکھنے سے اُن کے پنجۂ اقتدار

سے بچ نہیں سکتا۔ اِس وقت بہت افسوس کے ساتھ ٹھنڈی سانسیں بھر کر پکارتا ہے کہ "ہائے مَیں کیسا کمبخت آدمی ہُوں! اِس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟" (رومیوں ۷ باب ۲۴ آیت) تب رُوح القُدس اُس ندامت زدہ آدمی کے جس کا خانۂ دِل تاریک بن رہا تھا پاس آکر اُس کو الٰہی نُور کی شعاعوں سے منّور اور ابدی زندگی کی بارش سے آباد کرتا ہے اور اِس طرح تشفّی اور تسلّی دیتا ہے کہ "جس طرح گُناہ نے موت کے سبب سے بادشاہی کی اُسی طرح فضل بھی ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی کے لئے راستبازی کے ذریعہ سے بادشاہی کرے" (رومیوں ۵ باب ۲۱ آیت)

اب اِس دِل میں رُوح القُدس کی نُور افشانی سے خُدائے ذُوالجلال کے فضل کے اتنے شُعلے جلوہ گر ہوتے ہیں کہ شیطان ملعون اپنی ناپاک سواری کے ساتھ کھڑا رہنے کی تاب نہیں لا سکتا اور بے قرار اور پریشان حال ہو کر بھاگ جاتا ہے۔ وُہ سب نجس اور خبیث جانور بھی جو گُناہوں کے نشان بیان ہُوئے ہیں الٰہی نُور کے شرارہ کی گرمی کی برداشت نہ کرتے ہُوئے خوفزدہ و شرمندہ ہو کر بھاگ جاتے ہیں۔ جس طرح صُبح کی سفیدی کے طلُوع ہونے سے رات کی سیاہی دُور ہو جاتی ہے اُسی طرح گُناہ کی تاریکی اُس ربّانی فضل کے نُور کی تجلّی سے اُس آدمی کے دل سے کافُور ہو جاتی ہے۔ تب یہ آدمی اپنے گُناہوں کو پہچان کر اُن سے متنفّر رہتا ہے اور شیطان کی حکُومت تب کمزور ہو کر قائم نہیں رہتی۔ کیونکہ وُہ ہمیشہ گُناہوں کے اندھیرے میں عملداری کرتا ہے۔ اُس کا تخت اُسی دِل میں قائم رہتا ہے جو گُناہوں کو عزیز سمجھتا ہے۔

اَے میرے پیارو تم میں سے اگر کوئی اپنے گُناہ۔ بدبختی اور ہلاکت سے چھٹکارا پانا چاہے تو وُہ اپنے دِل میں نااُمید اور مایُوس نہ ہو۔ اگرچہ گُناہ بھی دِل میں درخت کی مانند جڑ پکڑ جاتا ہے اور آدمی اُس کے اکھاڑنے پر قادر نہیں ہو سکتا تو بھی اگر وہ صدق دِل سے اپنے گُناہوں کو پہچان کر خُدائے رحیم کے آگے عاجزی اور منّت کے ساتھ اُن کا اقرار کرے اور مخلصی مانگے تو یقیناً الٰہی فضل بہت مضبُوطی کے ساتھ اُس کے

دِل میں تاثیر کرکے اُس کی سب اُمیدوں کو بر لائے گا یعنی لعنتی ابلیس اور اُس کے نجس جانوروں کو اُس کے دِل سے خارج کرکے کامل نجات بخشے گا۔

دُعا

اَے خُدا تُو نُور اور زندگی کا سرچشمہ ہے۔ مَیں تیرے رُوح القُدس کے نُور کی تاثیر سے گُناہ کی بُرائی اور خرابی کو پہچان سکتا ہُوں۔ تُو میرے اندھیرے دِل میں اپنی ابدی حیات کا نُور چمکا تاکہ مَیں اُسے دیکھوں اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کروں۔ تجھے شریر آدمی کے مرنے میں کچھ خُوشی نہیں بلکہ تُو یہ چاہتا ہے کہ وُہ اپنی گمراہی سے باز آئے اور زندہ رہے۔ اَے خُدا تُو مجھے بھی میری شرارتوں سے جنہوں نے میری رُوحانی آنکھیں اندھی کرکے شیطان کا غلام بنا رکھا ہے آگاہ کر اور مجھ کو اُس فضل سے سرفراز کر جو یسُوع مسیح کے وسیلے ہر قصُور وار کے لئے موجُود ہے تاکہ میرے دِل میں ایسی تاثیر کرے کہ گُناہ کی شرمندگی کا ایک تازہ تخم پیدا ہو۔ موت اور شیطان سے رہا کرکے میرے خانۂ دِل کو اپنا ہی مسکن بنا دے۔ اَے خُدا اَے کریم اپنے پاک رُوح کو میرے پاس بھیج تاکہ وُہ میرے دِل میں تیری محبّت اور فرمانبرداری کی خواہش۔ خُوشی اور قُدرت پیدا کرے۔ جس سے مَیں گُناہ کی غلامی سے چھُوٹ جاؤں اور شیطان کے بُرے منصُوبوں سے نجات پاؤں۔ تُو مجھے ہوشمند بنا تاکہ مَیں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لُوں کہ گُناہ کی مزدُوری موت ہے اور جو جان گُناہ کرے گی وُہ ضرور مرے گی۔ تُو مجھے ایسا آگاہ اور ہوشیار کر کہ تیرے کلام کو بھُول نہ جاؤں جس میں لکھا ہے کہ "شریر تیرے سامنے کھڑا نہ رہے گا اور ناراست تیری بادشاہت میں داخل نہ ہوگا۔ بدکاروں کے لئے ہمیشہ کی موت اور عدالت کا سخت فتویٰ اور دائمی عذاب مقرر ہے۔" تُو اپنے فضل کی توفیق بخش کہ مَیں اپنے سب گُناہوں سے جو مجھ سے سرزد ہُوئے ہیں فی الحقیقت غمگین اور شرمندہ ہو جاؤں۔ صاف دِل سے اِن کا اقرار کروں اور تیری طرف پھر کر اُن کے قبضہ سے کامل مخلصی اور نجات حاصل کروں تاکہ تیرے فضل اور کرم کی تائید سے تیرا منظُورِ نظر بن جاؤں۔ آمین

تیسری تصویر

اُس آدمی کا دل جو یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے جس میں رُوح القُدس کا قیام ہو جاتا ہے

جب کوئی گنہگار اپنے بیشمار گناہوں، خُدا کی کمال مہربانی اور بُردباری کو دریافت کرتا اور پہچان جاتا ہے تو بہت تلخی اور عاجزی سے آنسو بہا کر گریہ وزاری کے ساتھ خُدا کے حضور میں توبہ کرتا ہے کہ افسوس مجھ کمبخت اور نالائق نے ایسے رحیم اور حلیم خُدا کی نافرمانی کی۔ اُسے چھوڑ کر اُس کی حقارت کی اور نہایت بیوقوفی سے اتنی مدت تک شیطان کے پنجے میں گرفتار رہ کر اُس کا تابعدار بنا رہا۔

جس وقت وُہ اِس صُورت سے اپنے گناہوں کے لئے پُورا عدل کرنے والے خُدا کے آگے بہت شکستہ دلی سے روتا اور فریاد کرتا ہے تو وُہ اِس کو سیدھی راہ پر لا کر سلامتی اور بہتری کی ہدایت کرتا ہے کہ "خُداوند شکستہ دلوں کے نزدیک ہے اور خستہ جانوں کو بچاتا ہے" (۳۴ زبُور ۱۸ آیت) اور ۱۴۷ زبُور کی ۳ آیت میں یُوں ہے کہ "وہ شکستہ دلوں کو شفا دیتا ہے اور اُن کے زخم باندھتا ہے۔" پس ایسی حالت میں کریم خُدا اُن لوگوں کو جو گناہوں سے پچھتاتے اور شرمندہ ہو کر اُس کی طرف رجوع کرتے ہیں تسلی دیتا ہے۔ وُہ فرشتہ جو دُوسری تصویر میں کھڑی اور ننگی تلوار کے ساتھ نظر آتا تھا۔ اب اِس مُجرم کو انجیل کا نوشتہ دکھاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی گناہوں کی مُعافی کلامِ الٰہی کی تعلیم کے بغیر نہیں سمجھ سکتا اور انسانی حکمت اور عقل کے زور سے اِس بھید کو نہیں پا سکتا۔ اِس لئے انسان پر یہ واجب اور فرض ہے کہ اُس کامل مُرشد اور ہادی کے اِلہامی کلام سے ہدایت حاصل کرے۔ چنانچہ اُس کی اصلی تعلیم جس طرح توریت، زبُور اور انجیل میں لکھی ہے مختصر طور پر یہ ہے کہ کس طرح بابا آدم اور ماں حوا اپنے خُدا اور خالق کی حُکم عدولی کرنے سے گنہگار بن گئے اور موت کے تابع ہو گئے تو موت نے اِس دُنیا کے سب آدمیوں پر قبضہ پا لیا اور جب وقت پُورا ہو گیا تو یسوع مسیح
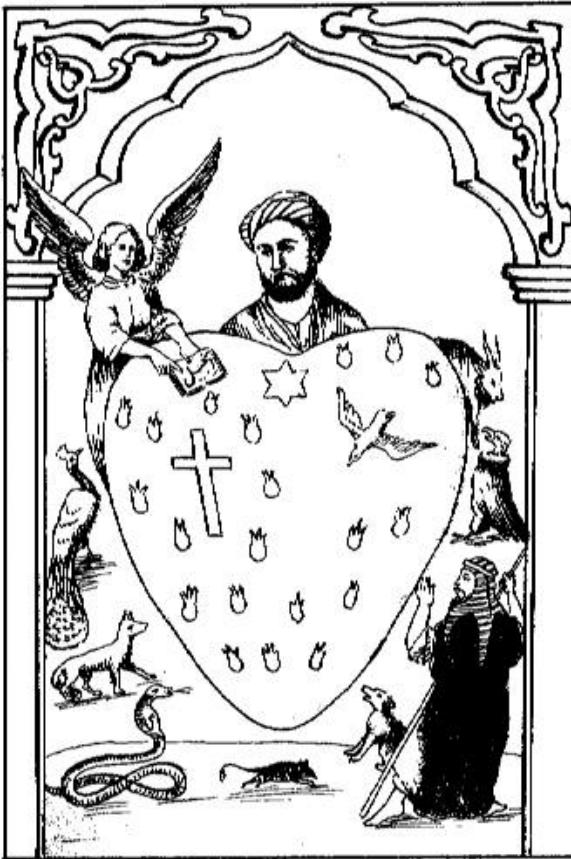
۳- اُس آدمی کا دِل جو یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے اور جس میں رُوحُ القُدس کا قیام ہو جاتا ہے۔

مجسّم ہو کر اِس دُنیا میں آیا اور ۳۳ برس تک یعنی اپنی ساری عُمر وہ گنہگاروں کے درمیان بالکل بے عیب۔ پاک۔ مُقدّس اور راستباز رہا۔ وہ گنہگار آدمیوں پر آسمانی باپ کی محبّت و مرضی اور اپنے کلام و اعجاز سے خُدا کی کامِل صِفات عیاں و آشکارا کرتا رہا اور محبّت کی کثرت سے اِنسانوں کے گُناہ اور اُن کے عذاب کا بوجھ اپنے کاندھے پر اُٹھا کر گنہگار کی مانند صلیب پر مر گیا۔ اور یُوں اُس نے پُورا انصاف کرنے والے خُدا کی درگاہ میں گنہگاروں کا شفیع اور ضامن بن کر اپنی جان کی قُربانی دینے سے تمام آدم زاد کے لئے ایک کامِل راستبازی اور اُس کا مُبارک پھل جو ہمیشہ کی نجات ہے پیدا کیا۔ یہی کفّارہ گنہگاروں کے لئے ہمیشہ کی زندگی پانے کا وسیلہ ہے۔ یہ مضمون اس دِلی تصویر میں ایک صلیب کے نشان سے ظاہر ہوتا ہے۔ معلُوم ہو کہ مخلصی کا وہ کام جو تقریباً دو ہزار سال پہلے یسُوع مسیح کے ذریعہ واقع ہُوا دُنیا کی پیدائش کے وقت سے لے کر آج تک سب واقعات پر نہایت ہی عمدہ فضیلت رکھتا ہے چنانچہ کرنتھیوں کے دُوسرے خط ۵ باب کی ۱۴۔ آیت میں یہ لکھا ہے کہ "ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ایک سب کے واسطے مُوا تو سب مر گئے۔" یعنی یسُوع مسیح سب گنہگاروں کے واسطے مُوا۔ اِس صُورت میں وہ سب بھی دُنیا کے لحاظ سے مرے ہُوئے گنے جاتے ہیں۔ جن کے لئے یسُوع مسیح نے سزا اُٹھائی۔ یاد رہے کہ نیک اعمال یعنی طہارت۔ غُسل۔ وضُو۔ نماز۔ روزہ۔ زیارت۔ حج۔ کلمہ خوانی۔ زکوٰۃ اور خیرات وغیرہ جیسی رسموں اور ریاضتوں کے ثواب سے آدمی گُناہ کی مُعافی حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ کوئی یسُوع مسیح پر ایمان نہیں لاتا۔ یقیناً اُس حقیقی شفیع کے صدقہ اور طفیل سے مُفت میں گُناہ کی مُعافی حاصل کر کے اَبدی نجات کا وارث ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ساری دُنیا کا مُقدّس اور معصُوم نجات دہندہ ہر بشر کے لئے صلیب کی تکلیف اور اذیّت اُٹھا کر مر گیا۔ دفن ہُوا اور پھر تیسرے دن جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا۔

جب آدمی گنہگار ہونے کا اِقرار کرتا۔ موت اور دوزخ سے ڈرتا۔ اِنسانی

بناوٹ کے باطل صحیفوں سے جو حقیقت میں قصّے اور کہانیاں ہیں اعتبار کا ہاتھ اُٹھا
لیتا ہے اور خدا کی اُس محبت کی خوشخبری پر جو سارے جہان کے لئے یسوع مسیح کی معرفت
ظاہر ہوئی پورے دل سے کان لگا کر دل سے ایمان لاتا ہے تو خدا کا پاک رُوح جو
اِس تصویر میں کبوتر کی شکل میں دکھایا گیا ہے گنہگار کے دل پر نازل ہو کر کلامِ الٰہی پر
جو اُس نے سُنا ہے اپنی تسکین بخش گواہی دیتا ہے کہ تو نہ ڈر بلکہ خوشی کر اب ملامت
کا فتویٰ تیرے واسطے نہیں رہا کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے تیرے لئے اور دُنیا کے
لوگوں کے لئے ایک ایسا راہِ مستقیم تیار کر دیا ہے جس پر چل کر خدا کی حضوری کا احساس
کرنے لگ جائے گا۔ وہ تیرے لئے قربان ہُوا تاکہ اُس کے نقشِ قدم پر چل کر تو ہر
طرح کی رُوحانی موت اور ہر قسم کی بدکاری سے چھڑایا جائے تاکہ خدا کا لیپالک بیٹا
بن کر ہمیشہ کی زندگی پائے۔ پس اِس طرح کی شیریں اور تسلی بخش باتوں سے رُوح القدس
اُس گنہگار کے دل کو سچائی آرام و خوشی سے معمور کر کے خود اُس میں سکونت کرتا ہے
تب خدا کا اختیار اور عمل گنہگار کے دل میں کام کرنے لگ جاتا ہے اور الٰہی راستبازی
صُلح اور خوشی کی تجلّی اُسے روشن اور نورانی کر دیتی ہے۔ وہ آدمی جس طرح پیشتر رنج
اور افسوس کی شدّت سے رویا کرتا تھا۔ اب اُس حقیقی خوشی کی کثرت سے آنکھوں
کے دریا سے آنسوؤں کے موتی برساتا ہے اور ہوش کے کانوں سے ربّانی کلام سُنتا
دل کی آنکھوں سے انجیل کے بھیدوں پر نگاہ کرتا اور اپنے زندہ خدا کی رفاقت میں خوش
اور سلامت رہتا ہے۔

وہ ستارہ جو پچھلی تصویر میں دُھندلا سا دکھائی دیتا تھا اِس حالت میں وہ خوب روشن
اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ ایمان اور بھروسے کی یہی نشانی ہے کہ جب رُوح القدس
آدمی کے دل میں داخل ہو جاتا ہے تو شیطان اپنے پلید جانوروں کے ساتھ وہاں سے
نکل کر بھاگ جاتا ہے اور آدمی اِس دلی رہائی سے نجات کے درخت کا شیریں پھل بہت
لذّت کے ساتھ کھاتا اور ایک نوجوان لڑکے کی طرح کامل خوشی سے کود کود کر شادیانے
بجاتا ہے کہ دیکھو "اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پُرانی چیزیں جاتی رہیں

دیکھو وہ نئی ہو گئیں" (۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱۷)

اے عزیزو ذرا غور کرو کہ وہ کتنا خوشحال اور نیک بخت ہے جو خداوند یسوع مسیح پر
ایمان لاتا ہے اور کیسا مُبارک ہے وہ آدمی جس کو ایمان کی بدولت ابدی نجات حاصل
ہو جاتی ہے۔

دُعا

اے یسوع مسیح میرے نجات دینے والے۔ میں تیرے فضل اور محبت کو پا کر
نہایت شادمان اور مسرور ہوں۔ کس زبان سے تیری ستائش کروں۔ میں نے تیرے لہو کے
وسیلے سے گناہوں کی مُعافی اور نجات پائی ہے (کلسیوں ۱: ۴) تو نے مجھے رُوح
کا بیعانہ دیا ہے اور خلاصی کے دن تک مجھ پر مہر بھی کی ہے (افسیوں ۱ باب ۱۳ و ۱۴ آیت)
تو اُس ایمان کو جو مجھے بخشا ہے مجھ میں زیادہ مضبوط کر۔ میری دلی آنکھوں کو روشن کر
تاکہ میں الٰہی بخششوں کی بے قیاس دولت کو سمجھوں جسے تو نے دُکھ اور موت اُٹھانے
سے میرے واسطے تیار کیا اور انجیل کے کلام سے مجھے بتایا ہے۔ اے خداوند تیرا فضل
کیا ہی مُبارک اور عزیز ہے کیونکہ پہلے میرا دل شیطان کا گھر تھا مگر اب تیری عنایت سے
رُوح القدس اِس میں رہتا اور مجھے پاک کرتا ہے تاکہ تو میرے پاس آ کر سکونت کرے۔
پہلے میں گناہ کا غلام تھا مگر اب خدا کا لیپالک فرزند ہوں۔ پہلے میں پلید رُوحوں کی گزرگاہ
تھا لیکن اب تیری برکتوں کا نشان اور فرشتوں کا منظورِ نظر ہوں۔ اُس وقت میرے
دل کا آسمان بالکل اندھیرا تھا اور گناہوں کی گھٹا شیطانی غضب کے طوفان سے
ہر طرف چھا گئی تھی۔ مگر اب رُوح القدس کی تجلّی اور اُس کی تاثیرِ مُبارک کی بادِ صبا نے
اُس تاریکی کو دُور اور دفع کر ڈالا ہے اور راستبازی کے نورانی آفتاب نے اُسے روشن
منوّر کر دیا ہے۔ وہ نالائق گروہ جو میری نجات کا دشمن اور رہزن تھا اب نکالا گیا ہے۔
وہ زنجیریں اور بیڑیاں جن سے بدکار شیطان نے مجھے جکڑ رکھا تھا ٹوٹ گئی ہیں۔ اب
میں آزاد اور خوش دل ہوں۔ مجھ پر رحم اور فضل ہُوا ہے۔ اِس لئے اے خداوند
میں تیری اِن عنایتوں کا دل سے شکرگزار ہو کر ہمیشہ تیری حمد اور تعریف کروں گا اور

تیرا ہی نام میرے دھیان میں اور میری زبان پر ہمیشہ رہے گا۔
اَے یسوع مسیح میرے پیارے نجات دہندہ۔ میں تجھ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ تو مجھے ترک نہ کر اور چھوڑ نہ دے بلکہ میری دلجمعی کر تاکہ میں تیرا ہی شنوا رہوں۔ مجھے محفوظ اور ہوشیار بنا تاکہ میرا دشمن مجھے پھر اپنے پھندے میں نہ لے آئے اور گناہ مجھے پھر نہ پھسلائے۔ تیرا فضل میرے دل کو مضبوط کرے تاکہ وہ گناہ سے ہمیشہ نفرت کرے تُو نے مجھے گناہ کی غلامی سے چھڑایا ہے۔ تُو مجھے اُس میں پھر گرفتار ہونے نہ دے تُو نے میرے دل کو پاک کیا ہے۔ اب تُو اُس کا محافظ ہو کر پھر ناپاک ہو جانے سے بچا اور اُس کو صلح۔ خوشی اور راستبازی سے بھرپور کر کے ہمیشہ تک بالکل اپنے رُوح کی سکونت گاہ بنا۔ آمین۔

چوتھی تصویر

اُس آدمی کا دل جو توبہ کرتا اور یسوع مسیح پر ایمان لانا بھول جاتا ہے

وہ شخص جس کا دل رُوح القدس سے منور ہو چکا ہے اور اپنی پہلی بدبخت حالت کا جائزہ لینے سے گریز کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو پھر خطرے کی جانب مائل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ توبہ کرنا بھلا دیتا ہے اور رُوحانی بیداری سے لاپرواہی کا برتاؤ شروع کر دیتا ہے۔ اب اُس کا دل سکون اور ایمان کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اُس کا حال بہت غمگین و خوفناک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اِس تصویر کے چہرے پر خوب غور کرنے سے ظاہر ہے۔ وہ ستارہ جو پہلے ہیرے کی مانند چمکتا تھا۔ اب بے نور اور دھندلا نظر آتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی کی اُمید اِس دل میں گھٹ گئی ہے صلیب کے سیاہ رنگ اور دھبہ کا دُھبے سے یہ مُراد ہے کہ اِس شخص کو خداوند یسوع مسیح کا مصلوب
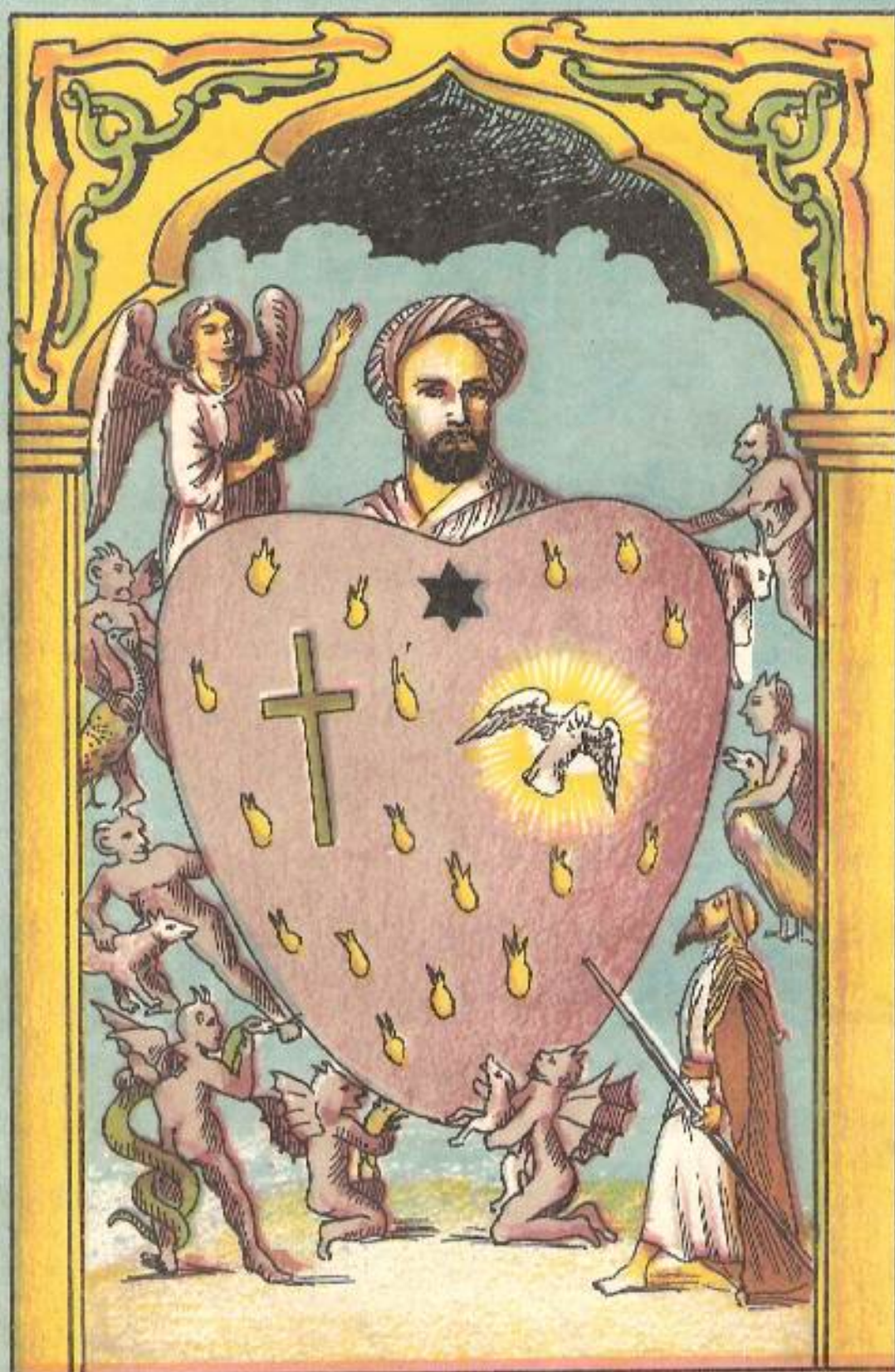
۴- اُس آدمی کا دِل جو توبہ کرنا اور یسُوع مسیح پر ایمان لانا
بھُول جاتا ہے۔

اے بیوقوف۔ کیا تو اپنی پُرخطر حالت سے واقف نہیں؟ کیا تیری اِس سستی کا انجام ہلاکت نہ ہوگا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ جن دشمنوں یعنی گناہوں پر تو پہلے غالب آیا وہی اب پھر تجھ پر غالب آتے ہیں؟ کیا تجھے کچھ خوف نہیں آتا کہ تو پھر شیطان کا غلام بن جائے گا جو تھوڑی دیر پہلے تجھ سے بھاگ گیا تھا؟ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ اگر تو خداوند سے میل نہیں رکھتا تو لاچار ہو کر کچھ کام نہیں کر سکتا اور بغیر دعا اور ہوشیاری کے تیرا دل تباہ اور خراب ہو جائیگا؟ افسوس کا مقام ہے کہ یہ گنہگار شیطانی منصوبوں اور اپنی ذاتی خواہشوں سے مغلوب ہو کر اُس نصیحت کے کلام کو حقیر جانتا اور نہیں مانتا ہے اور اُس الٰہی رحمت پر جو پیشتر اُسے حاصل تھی اور اُس ارادے پر کہ "میں آئندہ توبہ کروں گا" غفلت کا تکیہ لگا کر بے ایمانی کے ساتھ اپنے وقت کو ضائع اور تلف کرتا ہے۔

تب فرشتہ اُسے زیادہ دھمکا کر کہتا ہے کہ "اے باغی۔ افسوس تو خدا کی مرضی کے برخلاف عمل کرتا ہے۔ تو کس طرح نجات پائیگا؟ کیا تو اپنے نجات دہندہ کو جس نے تیرے واسطے جان دی بھول جائیگا؟ کس واسطے تو اپنے تئیں پھر اُن گناہوں میں پھنساتا ہے جن کو تو نے ترک کر دیا تھا۔ تیری پہلی توبہ۔ ایمان اور محبت کہاں ہے۔ تیرا نجات دینے والا تجھے نہایت رحمدلی کے ساتھ اپنی طرف بلاتا ہے۔ کیا تو اُس کی ہدایت سے منہ موڑ کر محض غفلت اور بے پروائی سے اپنی ہمیشہ کی زندگی کھو دیگا؟ کیا تو مرغی کے اُس بچے کی مانند سرکش اور بے پروا ہے کہ جب اُسے ایک چیل جھپٹا مار کر پکڑنے کو آئے تو بھی وہ اپنی ماں کے پروں کے نیچے پناہ لینے کو نہ جائے۔ پس اے گمراہ تو اپنی پہلی دلجمعی اور سلامتی کو یاد کر اور توبہ کر کے جلدی واپس آ۔ اپنے خدا کی طرف رجوع لا تاکہ تو ہمیشہ کی ہلاکت اور عذاب سے چھٹکارا پائے۔ مگر افسوس یہ گنہگار شیطانی فریب میں گرفتار ہو کر اُس ربانی کلام سے بےفکر ہو جاتا ہے اور نافرمانی کی راہ پر قدم مارتا چلا جاتا ہے۔ اے پڑھنے والے صاحب کیا تیرا حال تو ایسا نہیں ہے؟ ہوش سے اپنا جائزہ لے اور یہ دعا مانگ۔

دُعا

اے یسوع مسیح میرے نجات دینے والے اور سب کے دلوں کا حال جاننے والے بخش دے کہ فضل کی دولت جو مجھے حاصل ہوئی ہے اُس سے پھر میں محروم نہ ہو جاؤں۔ تو اپنے پاک روح کے وسیلے سے مجھے اِس غفلت کی نیند سے جگا تاکہ میں پھر بھی گناہ میں گرفتار نہ ہو جاؤں۔ تو جانتا ہے کہ میرا دل گمراہ اور ڈانواڈول ہے اور میری محبت ٹھنڈی ہو جاتی اور میرا ایمان قائم و ثابت نہیں رہتا۔ تجھ کو یہ بھی خوب معلوم ہے کہ میرا دل اپنے آپ کو اور دنیا کو پیار کرتا ہے اور تیرے حکم کے بجا لانے اور تیری خدمت کرنے میں تکلیف اُٹھانا نہیں چاہتا۔ اے خداوند تو مجھے زندہ۔ قائم۔ بیدار اور ثابت قدم رکھ اور چھوڑ نہ دے۔ اے میرے نجات دینے والے تو اپنا ہاتھ مجھ سے نہ اُٹھا کیونکہ جب تو میری حفاظت اور دستگیری کریگا تو میں تجھ سے گمراہ اور باغی نہ ہوں گا۔ تو میرے حال پر ہر وقت اپنا فضل اور کرم کر تاکہ میرا دل نور۔ محبت۔ امید اور ایمان میں کمزور نہ ہو۔ تو مجھے نئی طاقت اور سرگرمی بخش تاکہ میں روز بروز روح اور راستی سے تیری پرستش کر سکوں۔ اے خداوند تو میری آنکھوں کو اِس دنیا کی دلفریب شان و شوکت سے پھیر دے اور میرے دل کو مضبوط اور مستقیم کر تاکہ وہ ہمیشہ تیری طرف مائل رہے اور تیرے دکھ کی یادگاری اُسے کبھی فراموش نہ ہو۔ اے یسوع مسیح میرے مالک تو میری دعا سن اور قبول کر اور مجھے نجات بخش۔ آمین۔

پانچویں تصویر

اُس آدمی کا دِل جو پھر گُناہ اور شیطان کا بندہ بن جاتا ہے

معلُوم ہو کہ خُداوند یسُوع مسیح متّی کی انجیل کے ۱۲ باب کی ۴۳ آیت سے ۴۵ تک ایسے آدمی کے دلی حال کا بیان عمدگی سے یُوں فرماتا ہے کہ "جب ناپاک رُوح آدمی میں سے نکلتی ہے تو سُوکھے مقاموں میں آرام ڈھونڈتی پھرتی ہے اور نہیں پاتی۔ تب کہتی ہے میں اپنے اُس گھر میں پھر جاؤں گی جس سے نکلی تھی اور آکر اُسے خالی اور جھڑا ہُؤا اور آراستہ پاتی ہے۔ پھر جا کر اور سات رُوحیں اپنے سے بُری ہمراہ لے آتی ہے اور وُہ داخل ہو کر وہاں بستی ہیں اور اُس آدمی کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔"

اِس کا مطلب یہ ہے کہ ایک گُنہگار جس نے پہلے خُدا کی اُس محبّت کا اپنے دل میں تجربہ کیا تھا اب پھر بے ایمانی سے اُسے ناچیز جانتا ہے تو شیطان اُس کو اپنے قبضہ و اختیار میں لے کر اُس پر کامل حکمرانی کرتا ہے۔ یہ دل جو پہلے رُوح اُلقدس کی ہیکل کی مانند تھا۔ اب ابلیس کا کارخانہ بن جاتا ہے اور اِس میں اُس کے وُہی قدیم گُناہ پھر غلبہ پا لیتے ہیں۔ اگر کوئی پُوچھے کہ اِس بدحالی کا سبب کیا ہے تو اِس کا جواب یہ ہے کہ اُس شخص نے الٰہی فضل کے حاصل کرنے۔ کلامِ ربّانی یاد رکھنے اور دُعا مانگنے میں غفلت کر کے اپنے تئیں اگلے گُناہوں سے پاک رکھنا فراموش کر دیا ہے۔ جو کوئی مشقّت نہیں کرتا وُہ اِس تنگ دروازہ سے داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جو کوئی اِس سکڑے راستے پر ثابت قدم ہو کر نہیں چلتا وُہ بلاشک پھسل کر گر پڑتا ہے۔ جو کوئی بالکل جان اور دل سے شرارت اور گُناہ سے متنفّر نہیں ہوتا اور اُس کی پُھسلاہٹ سے پرہیز نہیں کرتا اور اپنے نفسِ امّارہ کو زیر اور عاجز نہیں کرتا اور گُناہ کی آفت سے بیخوف رہتا ہے۔ وُہ بے شک شیطان اور گُناہ کے جال میں پھنس کر دنیا پرستی

۵۔ اُس آدمی کا دل جو پھر گُناہ اور شیطان کا بندہ بن جاتا ہے۔

کے بھنور میں ڈوب جاتا ہے۔ غرضیکہ وُہ غافل اپنی اُنہی بدراہوں کی طرف مائل اور متوجّہ ہوتا ہے جس طرح پطرس کے دُوسرے خط کے ۲ باب کی ۲۲ آیت میں لکھا ہے کہ کتا اپنی قے کی طرف رجوع کرتا ہے اور نہلائی ہُوئی سُوارنی دلدل میں لوٹنے کی طرف۔"

ایسے شخص کی حالت تصویر میں اِس طرح بتائی گئی ہے کہ کبوتر جس کے معنی پاک رُوح ہے تیزی کے ساتھ اِس دِل سے اُڑا جاتا ہے۔ کیونکہ رُوح القدس اُس آدمی کے دِل میں جو ناپاکی اور نجاست کی طرف متوجّہ ہے نہیں رہتا۔ ایسا دِل کارخانۂ شیطان بن جاتا ہے خُدا کا گھر نہیں کہلاتا۔ وُہ فرشتہ جو خُدا کی رحمت کا نشان ہے نہایت افسوس اور غم کے ساتھ اِس دِل کو چھوڑتا اور کہتا ہے کہ "اَے بدبخت کاشکہ تو اُن باتوں کو جو تیری سلامتی کی ہیں جانتا تو خُوب ہوتا۔ اب بھی تُو یاد کر کہ تیرا آسمانی باپ تجھے پیار کرتا ہے اور تیرا نجات دہندہ جس نے تیرے لئے جان دی ہے وُہ بھی تجھے بچانا چاہتا ہے۔ اگرچہ تیری بیوفائی اور سرکشی حد سے زیادہ ہے اور تُو سب گنہگاروں سے بہت بڑا ہے تو بھی اگر تُو ایمان لائے تو ممکن ہے کہ تجھ پر خُدا کا رحم ہو اور تُو ہلاکت اور عذاب سے چھُوٹ کر خُدا کا پیارا فرزند بن جائے مگر افسوس وُہ گمراہ جو دُنیوی خُوشی اور گُناہ کی لذّت کا لُطف اُٹھاتا ہے۔ اِس خُوشی بخشنے والی نصیحت کو نہیں مانتا بلکہ اپنے اِس غلط وہم میں کہ مَیں الٰہی محبّت سے مردُود و محرُوم ہو چکا ہُوں۔ اپنی نجات سے مایُوس ہو کر اپنی حالت کے معلُوم کئے بغیر گُناہ کی راہ پر چلا جاتا اور اپنے تئیں ابدی ہلاکت کے گہرے غار میں اندیشہ مند گراتا ہے۔

اِس حالت میں وُہ ستارہ جو پہلے اِس دِل میں چمکتا تھا اب بالکل سیاہ ہو گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے دِل سے ایمان لانا جس کے بغیر سچّی توبہ کرنا محال ہے چھوڑ دیا ہے اور ابلیس کی جھُوٹی تعلیم پر بھروسہ کر کے خُدا سے سرکشی کی تو اُس کی ابدی حیات کی اُمید کا چراغ بجھ جاتا ہے۔

وُہ وحشی جانور جو پہلے اِس دِل سے نکل گئے تھے اب پھر پلٹ کر آتے اور بسنے

گئے ہیں۔ وُہ بہ نسبت پہلے کے اب اور بھی زیادہ گستاخ شریر ہیں اور ظلم کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس آدمی کی پہلی بُری عادتیں یہاں تک غالب اور قابض ہو جاتی ہیں کہ وُہ بے شرم اور بےخوف ہو کر اُنہی پر عمل کرنے میں مصروف اور مشغول رہتا ہے۔

اِس جہان کا سردار یعنی شیطان بہت دبدبے اور شان و شوکت سے سر پر بادشاہی تاج اور ہاتھ میں تلوار لئے تختِ سلطنت پر بیٹھ کر حکومت کرتا ہے۔ اُس کے وزیر اور امیر اپنے اپنے درجہ پر حاضر ہو کر حکم کی تعمیل میں سرگرم کھڑے ہیں۔ اُس کا مختصر بیان یہ ہے کہ ابلیس نہایت زور اور کمال خواہش کے ساتھ اس گنہگار کے دل پر قابض ہو جاتا ہے اور یہ دل جو خداوند یسوع مسیح کی محبت کا مزہ چکھ چکا ہے اب اُس سے منہ موڑ کر بیوفائی اختیار کرتا ہے اور گھنونے گناہ اور ذلیل منصوبوں کا مرتکب ہوتا ہے۔

پس اے پڑھنے والے کیا تیرا بھی ایسا ہی تو حال نہیں ہے؟ کیا تو نے پہلے خدا کی طرف رجوع کیا اور اُس کے فضل اور رحمت سے یسوع مسیح کے وسیلے گناہوں کی معافی اور زندگی پائی؟ کیا تو شیطانی فریب کھا کر بے تکا جرأت اور بے شرم ہو کر گنہگاری کی لذت چکھتا پھرتا ہے؟ تو یقین جان کہ تیرا حال اِس تصویر کے مطابق پہلے سے بہت خراب اور ابتر ہے۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ خبردار ہو اور اپنے بُرے گناہوں کو چھوڑ دے۔ تو نے گناہ اور شیطان کو پہلے اپنا جانی دشمن سمجھ کر اُن پر فتح اور غلبہ پایا تھا مگر اب تو اُن سے صلح رکھتا ہے اور اپنے تئیں اُن کے سپرد کرتا اور ہلاک ہوتا ہے۔ اب بھی اگر تو خدا کے رحم پر بھروسہ رکھے اور توبہ کرے تو وُہ تجھے اپنی محبت اور فضل سے محروم نہ ہونے دے گا بلکہ وُہ یہ چاہتا ہے کہ سب مخالفوں پر فتحیاب ہونے میں تیری مدد کرے اور اُن کے ظلم و ستم سے تجھے بچائے۔ اگر تو باغی ہو کر سیدھی راہ سے گر پڑا ہے تو پھر اُٹھ اور سنبھل اور خدا کے آگے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے پھر اُس کی عنایت و مہربانی سے خاطر جمعی کے ساتھ اپنا رستہ لے۔ اگر تو گناہ اور شیطان کا مقابلہ کرنے میں زخمی اور عاجز ہو گیا ہے تو اپنے نجات دہندہ کی فرمانبرداری اختیار کر کے اپنے جانی دشمن سے ایمانداری کی اچھی لڑائی لڑ۔ [illegible]

یسُوع مسیح پر جو قادرِ مُطلق ہے شیطان کو جس نے تیری آنکھیں بند کر کے تجھ کو اپنا بندہ بنایا ہے۔ قیدی اور مغلوب کر کے تجھے بچائے گا۔ پس مایوس نہ ہو۔ ایمان لا اور زندہ رہ اور یہ دُعا مانگ۔

دُعا

اے کامل منصف خدا میں سب سے بڑا گنہگار ہوں۔ اپنی شرارت کا جو عذابِ ابدی کے لائق ہے اقرار کرتا ہوں۔ میں دوبارہ مر گیا ہوں (دیکھو داہ کا خط ۱۲ آیت) میں نے تیرے فضل کی لذت چکھی لیکن اُسے پھر حقیر جانا۔ میں نے تیری محبت کا تجربہ کیا پر پھر اُسے چھوڑ دیا اور تیرا فضل جو میرے پاک ہونے کے لئے مجھ پر ہُوا ہے اُسے میں نے ناچیز سمجھا۔ میں شیطان کے منصوبوں سے رہائی پا کر گناہوں کی معافی سے خوش ہُوا اور یسوع مسیح پر ایمان لانے سے جو میرے واسطے مصلوب ہُوا سلامتی پائی اور رُوح القدس کی ہدایت سے دینداری کا بھید سمجھنے لگا مگر افسوس ہے مجھ سرکش اور بدبخت پر کہ میری خوشحالی اور نیک بختی میرے ہاتھ سے جاتی رہی۔ اب میں پھر اپنے پہلے گناہوں کی طرف رجوع کر کے ابلیس کا بندہ ہو گیا ہوں۔ میں نے خدا کے بیٹے کی بے قدری کی اور عہد کے لہو کو جس سے میں پاک ہُوا ناپاک جانا (عبرانیوں کا خط ۱۰ باب ۲۹ آیت) اگر مجھ پر شریعت کی راہ سے انصاف کیا جائے تو میں دونوں جہان کی سزا اور ہلاکت کے لائق ہوں۔ پر اس پر بھی مجھے مایوس اور نا اُمید نہ ہونا چاہئے بلکہ یہ کہ خدا کی انجیل سُن کر ایمان لاؤں۔ اے خالق خدا تو نے مجھے پیدا کر کے زندگی بخشی۔ پس کیا تو میرا باپ نہیں؟ اگرچہ میں گناہ کے غار میں گر پڑا ہوں تو کیا میں تیرا فرزند نہیں؟ اور اگرچہ میرا ایمان ضعیف اور ڈانواں ڈول ہے تو بھی تیرا رحم اور کرم بدلنے والا نہیں۔ اس لئے میں تیرے کلام پر توکل کر کے تجھے اپنا باپ کہتا ہوں۔

دُعا

اے یسُوع مسیح دُنیا کے نجات دینے والے۔ تو نے سب آدمیوں کے گناہوں کا کفارہ دینے کو اپنا لہو بہایا اور موت کا مزا چکھ کر اپنی جان کی قربانی دی۔ تو مُردوں

میں سے جی اُٹھ کر گناہ۔ موت اور شیطان پر غالب آیا اور تجھے آسمان و زمین کا سارا اختیار دیا گیا ہے۔ اے میرے خداوند میں تیرا ہی ہوں۔ تو نے میرے لئے بھی اپنی جان دی۔ اور میرا بھی تو قادرِ مطلق نجات دینے والا ہے۔ تیری جو محبت سب گنہگاروں پر ہے وہی مجھ بدکار پر بھی ہے اور جو کوئی تیری طرف رجوع کرتا ہے تو اُسے قبول کرتا ہے۔ اس سبب سے پختہ اُمید رکھتا ہوں کہ تو مجھے بھی جو تیرے پاس آیا ہوں قبول کرے گا۔ تو مجھے گناہوں کی زنجیروں اور شیطان کے ظلم کے پنجہ سے آزاد کر۔ کیونکہ تو مجھے بچا سکتا ہے۔ میرا دل۔ جان اور زندگی سب تیرا ہی ہے۔ میں خود بھی تیرا ہوں کیونکہ تو نے مجھے اپنے بیش قیمت لہو سے مول لیا ہے۔ تو میرے دل کے اندھیرے کو اپنی عنایت کے نور سے دور کر۔ اپنا روح میرے دل میں بھیج تاکہ شیطان اُس سے بھاگ جائے اور میرے گناہوں کو مٹا کر اپنا فضل مجھے بخش۔ شیطان کو مغلوب کر کے مجھ کو اُس سے رہائی دے۔ اے یسوع مسیح تو میری یہ عرض سن اور قبول کر۔ آمین

چھٹی تصویر

گنہگار کی موت اور اُس کا عذاب

اس تصویر میں اُس آدمی کی موت کی حالت جو توبہ کر کے خدا کی طرف رجوع نہیں لایا بتائی گئی ہے۔ اس طرح جب وہ شخص موت کا پیغام آنے سے جان کندنی کی حالت پر پہنچتا ہے اور موت کے فرشتہ کی نہایت ڈراؤنی اور خوفناک صورت کو سامنے آتے دیکھتا ہے تو بالکل نا اُمید و بد حواس ہو کر کانپنے لگتا ہے۔ روح جسمانی پنجرہ میں درد کی شدت سے نہایت خوفزدہ و بیقرار ہو کر تڑپنے اور پھڑپھڑانے لگتی ہے۔ تب وہ مرنے اور آئندہ عذاب کے شدید خوف سے بیتاب ہو کر پکارتا ہے کہ "آہ میں مرنا نہیں چاہتا۔" اُس وقت اگرچہ اُس کے خویش و اقارب اور دوست آشنا

سب حاضر اور موجود ہوتے ہیں مگر کوئی اُسے مرنے سے بچا نہیں سکتا۔ اُن کی تسلّی کی باتیں بھی اُسے کچھ فائدہ نہیں دیتیں کیونکہ جو کوئی خدا اور دُنیا کے نجات دہندہ یسُوع مسیح پر سچّا ایمان نہیں لاتا۔ اُس کو ایسی حالت میں ہرگز حقیقی تشفّی و دلجمعی نہیں ہوتی۔ تب موت کا فرشتہ نزدیک آکر اُس گنہگار کے سر پہ ہاتھ رکھ کر اُس کے تمام عُمر کے گذشتہ گناہوں کو یاد دلاتا اور داہنے ہاتھ میں ایک ہنسوا لئے ہُوئے کہتا ہے کہ "ہر جسم گھاس کی مانند ہے۔" یہ کہہ کر اُس بات کے لئے منتظر اور تیار ہو جاتا ہے کہ جس دم خُدا کا حُکم آئے فوراً اُس کی زندگانی کے رشتہ کو جسم کے ستُون سے کاٹ ڈالے اور اُسے اُس کے سارے مال و اسباب۔ دولت و حشمت۔ عزیز و دوست وغیرہ سے جن پر وُہ بہت ناز کرتا اور دل و جان سے فدا ہے جُدا کر کے لے جائے۔ اُس وقت وُہ اجل رسیدہ اپنے گناہوں اور الٰہی فضل کو جسے اُس نے ناچیز سمجھا تھا یاد کر کے نہایت بدحواس و مصیبت زدہ ہو جاتا ہے۔ اِس حالت میں اُس کو ایسا نظر آتا ہے کہ دوزخ کے فرشتے اُس کے واسطے جہنّم میں قہر اور غضب کی آگ سُلگا رہے ہیں۔ تب وُہ ایسے شدید عذاب کا سامنا دیکھ کر نہایت گھبراتا اور اُس کے تمام جسم میں لرزہ پڑ جاتا ہے۔ وُہ سخت بے چین ہو جاتا ہے اور حالتِ غش میں آکر چہرے پر مُردنی چھا جاتی ہے۔ اِس کے بعد پھر ذرا ہوش میں آکر سمجھتا ہے کہ "بس اب میری زندگی کا چراغ تھوڑی دیر اور ٹمٹمائیگا اور اِس کے بعد...." تب وُہ اپنی جوانی کی تن پروری۔ عیّاشی۔ اوباشی۔ بے انصافی۔ فریب۔ ظلم۔ جھُوٹی قسموں کا کھانا اور سونے چاندی وغیرہ کی دولت اور ملکیّت کو جو کہ بہُت کوشش اور حرص کے ساتھ اپنے بڑھاپے کے واسطے اُس نے جمع کی تھی یاد کرتا ہے اور رو رو کر بہُت افسوس کے ساتھ کہتا ہے کہ "کاش میں اِس مال کو اپنے ساتھ لے جاتا کیونکہ اِس کو چھوڑ کر مرنا نہیں چاہتا ہُوں۔"

تب وُہ پھر انجیل کی اُنہی باتوں کو جنہیں وُہ پیشتر سُن کر تھوڑے عرصے کے لئے ایمان لایا تھا یاد کرتا اور ٹھنڈی سانس بھر کر کہتا ہے کہ "افسوس میں نے یہ کیا

کیا۔ زندگی کے شیریں کلام کو اپنی نادانی اور بے ایمانی سے چھوڑ دیا اِس لئے اب ابدی ہلاکت اور جہنم کے عذاب اپنی ہولناک صُورتیں مجھے دکھاتے ہیں۔" تب وہ بالکل مایوس ہوکر کانپتا اور چلاتا ہے کہ "ہائے میں ملعون ہو گیا کیونکہ میں نے خدا کی رحمت کو جو کہ سب گنہگاروں کے واسطے موجود ہے ذلیل اور حقیر جانا۔ میں ملعون ہوا اِس لئے کہ میں نے یسوع مسیح کے فضل اور عنایت کو ناچیز اور بے قدر سمجھا۔ میں ملعون ہوا ہوں اس واسطے کہ میں نے رُوح القدس کے برخلاف کفر بکا جس نے پہلے مجھے گناہ کی مُعافی اور آسمانی حکمت بخشنے کے لئے خدا کی طرف بلایا تھا۔" تب اُسے اِس حالت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یسوع مسیح اُس کے پاس آکر نہایت رحمدلی اور شفقت سے فرماتا ہے کہ "اے گنہگار تو میرے پاس آ۔ میں تیری تقصیروں کو مُعاف کروں گا۔ اگر تو گناہ سے شکستہ دل ہو گیا ہے تو میں تجھے آرام دُونگا اور تجھ مُردے کو زندہ کرونگا۔" مگر اُس پُرنور چہرہ اور محبت بھری نگاہ کو گنہگار دیکھنے کی برداشت نہیں کرسکتا اِس لئے کہتا ہے کہ "میں تیری نظر کے سامنے نگاہ نہیں کرسکتا۔ کیا تو میری عدالت اور ہلاکت کرنے کو آیا ہے۔ افسوس۔ میرا مددگار کون ہے؟" پس یہ کہہ کر اُس کی رُوح کا طائر اُس بدن کے پنجرے سے اُڑ جاتا ہے۔

اِس وقت اُس کی جان عالمِ ارواح میں جاتی ہے جہاں اُسے نہایت دُکھ اور عذاب اُٹھانا پڑتا ہے اِس لئے کہ وہ اِس دو روزہ دُنیا کی لذت اور مزے کے شوق اور دولت اور شوکت کی آرزو اور اشتیاق میں جن سے وہ ابھی جُدا ہو گئی ہے اب تک گرفتار ہے اور اُس کا دِلی انصاف اُس کی تمام عُمر کے سب گناہوں پر الزام دے کر اُسے بڑا مجرم اور آخرت کے سخت عذاب کے لائق ٹھہراتا ہے پس یہ دردناک حالت اُس کی مصیبتوں کا فقط آغاز اور پہلا نشان ہے۔

کہتے ہیں کہ دوزخ کے سات درجے ہیں جن میں سب بدکار مرنے کے بعد بھیجے جاتے ہیں اور اپنے اپنے اعمال کے موافق سزا پاتے ہیں مگر یہ فقط ایک گمان ہے کیونکہ کوئی غیب کی چیزوں کا بیان اِس سے زیادہ یقین کے ساتھ نہیں کرسکتا جو خدا نے الہام

سے اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ متی کی انجیل کے ۲۵ باب کی ۴۱ آیت میں لکھا ہے کہ "پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اے ملعونو میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے"۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرنے کے وقت سے لے کر روز عدالت تک انسان کہاں رہتے ہیں اور اُن پر کس طرح کا حال گذرتا ہے۔ اِس کا مفصّل بیان کلام ربانی میں نہیں ہے مگر عبرانیوں کے خط کے ۱۰ باب کی ۲۷ آیت میں ایسا لکھا ہے کہ اُن کے واسطے "عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضب ناک آتش باقی ہے جو مخالفوں کو کھا لے گی۔" لیکن آخرت کے عذاب کا زیادہ بیان مرقس کے ۹ باب کی ۴۴ آیت اور عبرانیوں کے ۱۰ باب کی ۳۱ آیت اور ۱۲ باب کی ۲۹ آیت اور مکاشفہ کے ۲۱ باب کی ۸ آیت میں درج ہے کہ "جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی" اور "زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک بات ہے۔ کیونکہ ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔" "مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور بُت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔ یہ دُوسری موت ہے۔" معلوم ہو کہ اگر کلامِ مُقدّس میں دوزخ کے عذاب کی بابت اور زیادہ بیان ہوتا تو بھی ہم اِس دُنیا میں اپنی کم عقلی سے اُسے نہ سمجھ سکتے۔ پس جو کچھ ذکر ہُوا ہے وہ ہمارے واسطے کافی ہے۔ اے پڑھنے والے صاحب۔ اگر تیرا حال اِس بیان کے مطابق ہو تو سوچ لے اور اِس کا چارہ کر۔ آؤ ہم دُعا مانگیں۔

دُعا

اے اللہ تعالیٰ تُو سب کا پُورا انصاف کرنے والا ہے اور تیری سب عدالتیں سچی اور راست ہیں۔ تُو کسی کی رعایت نہیں کرتا۔ تُو ہر ایک آدمی کا انصاف اُس کے اعمال کے مُوافق کرے گا۔ جو کوئی ایمان نہیں لاتا ابدی حیات نہیں پاتا بلکہ اُس پر ہمیشہ تیرا غضب رہے گا۔ تُو خود محبت ہے اِس واسطے تُو نے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو ہم گنہگاروں کے واسطے دے دیا تاکہ وہ اپنے مصلوب ہونے سے اُن کے

سب گناہوں کی معافی حاصل کرے۔ تو اپنی کمال محبت سے گمراہوں کو بھی اپنے پیارے فرزند بنا کر ہمیشہ کی زندگی اور اپنی دائمی بادشاہی کے جلال کے وارث ٹھہراتا ہے۔ کون ہے جو تیری محبت کو پورے طور پر سمجھ سکتا ہے اور اس کے لائق اس کی تعریف کر سکتا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے کلام پر ایمان نہیں لاتے اور تیری محبت سے انکار کرتے اور تیرے فضل ورحمت کو حقیر اور ناچیز سمجھتے ہیں ان کے لئے نہ مخلصی کی امید ہے اور نہ انہیں گناہ کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوگی۔

اے میرے خداوند اور نجات دینے والے یسوع مسیح میں اس لئے ہلاک ہوا کیونکہ میں نے اس بات کو سچ نہ جانا کہ تو نے گناہ موت اور دوزخ سے میرے بچانے کا علاج کیا۔ اس لئے اب میں بالکل نا امید ہوں مگر تیرا فضل بے انتہا ہے اور تیرے نزدیک کچھ بھی مشکل اور غیر ممکن نہیں۔ تو اب بھی میرے دل میں ایک سچا ایمان پیدا کر سکتا ہے تاکہ میں گناہ سے نفرت کر کے بالکل صاف ہو جاؤں اور سچی محبت سے اپنے تئیں تیرے سپرد کر دوں۔ تو میرے دل کو بیدار اور ہوشیار کر تاکہ میں دائمی موت سے بچ کر ابدی حیات پاؤں۔ میرے دل کو شکستہ اور فروتن کر تاکہ میں گناہوں سے شرمندہ ہو کر سچی توبہ کروں۔ تو مجھے روح القدس عنایت کر تاکہ میں نیا آدمی بن کر اگر جیوں تو تیرے لئے جیوں اور اگر مروں تو تیرے ہی لئے مروں تاکہ آخرکار تیری بادشاہی میں داخل ہو جاؤں۔ آمین۔

ساتویں تصویر

اس آدمی کا دل جو خداوند یسوع مسیح کی راستبازی کے سبب خدا سے میل پا کر اپنے مصلوب نجات دہندہ پر متوجہ رہتا ہے

اس گذشتہ تصویر سے صاف ظاہر ہے کہ اس آدمی کی پیدائش محض نکمی و بیفائدہ ہے جو سچی محبت سے خدا کی بندگی نہیں کرتا جس آدمی کا بیان دوسری اور تیسری تصویر میں ہو چکا ہے جب وہ توبہ کر کے یسوع مسیح پر ایمان لایا اور اسکے دل میں روح القدس

کا نزول اور قیام ہُوا۔ تو وُہ شخص اپنے اُسی ایمان پر ثابت قدم رہا۔ اُس کے سبب سے اُس کو جس طرح کا فائدہ ہُوا اب اُس کا مزید بیان اِس تصوّر میں کیا جاتا ہے۔

خُدائے کریم نے انسان کو اِس لئے پیدا کیا ہے کہ وُہ کامل محبّت کے ساتھ اُس کی خدمت اور عبادت کرے مگر جس دن سے بابا آدم گنہگار ہُوا تب سے ہر ایک آدمی خُدا سے ڈرتا ہے اور اُس کی نافرمانی اور حکم عدُولی بھی کرتا آرہا ہے لیکن جُوں جُوں وُہ خُدا کی لاانتہا محبّت کو جو یسُوع مسیح کے وسیلے سے سب آدمیوں پر ظاہر ہُوئی سمجھ کر یقین کر لیتا ہے تو وُہ اپنے اُس خوف کو جو گُناہ کا پھل ہے چھوڑ کر دِل و جان سے خُدا کو ہی پیار کرنے لگ جاتا ہے اور اُسی کی عبادت اُس کی زندگی کا نصب العین بن جاتا ہے۔ اُس وقت رُوح القُدس اُس ایماندار کے دِل میں نازل ہو کر خُدا کی محبّت جو وُہ آدمی سے رکھتا ہے اور جو یسُوع مسیح کی صلیبی موت سے ظاہر ہُوئی رفتہ رفتہ روشن اور آشکار کر دیتا ہے۔ یہ حال اِس دِلی تصویر میں ایک صلیب کے نشان سے خُوب صاف ہے۔ تب خُدا کی محبّت اُس کے دِل میں یسُوع مسیح کے دُکھ اور موت کی یادگاری سے جس کے باعث وُہ اُس کے گُناہوں کا کفّارہ اور فدیہ ہُوا زیادہ قائم اور مستحکم ہو جاتی ہے جیسا کہ کرنتھیوں کے پہلے خط کے ۲ باب کی ۲۔ آیت اور گلتیوں کے ۶ باب کی ۱۴۔ آیت میں لکھا ہے کیونکہ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسُوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانوں گا۔ "لیکن خُدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوا اپنے خُداوند یسُوع مسیح کی صلیب کے جس سے دُنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہُوئی اور میں دُنیا کے اعتبار سے۔"

تب وُہ ایماندار رُوح القُدس کی رہنمائی سے رفتہ رفتہ اُس تسلّی اور قُدرت کو جو اپنے نجات دینے والے کے دُکھ اور موت سے حاصل ہوتی ہے اپنے دِل میں قبُول کر لیتا ہے تو سچّے دِل اور کامل ایمان کے ساتھ کہتا ہے کہ "اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟ جس نے اپنے بیٹے ہی کا دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب
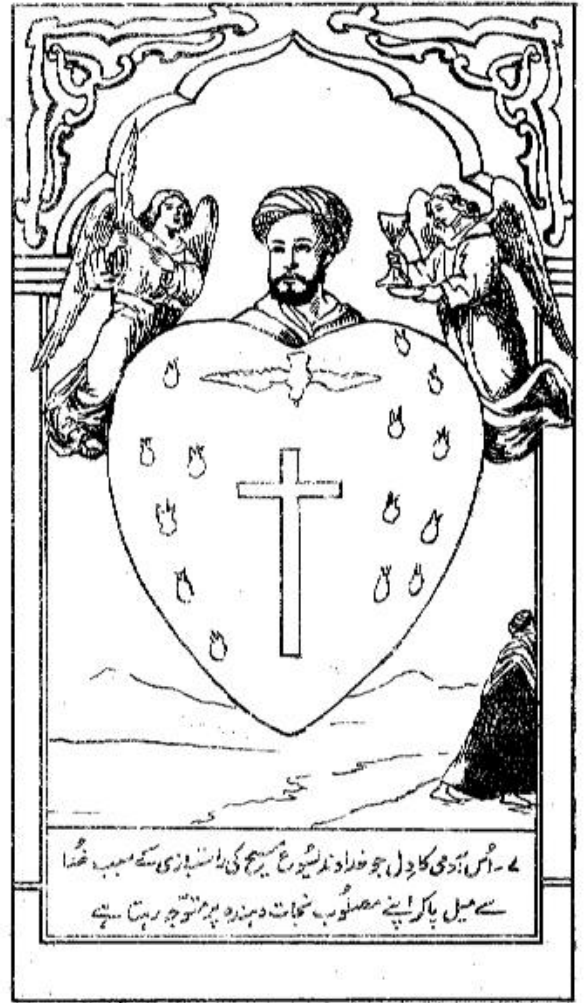
۷۔ اُس آدمی کا دِل جو خُداوند یسُوع مسیح کی راستبازی کے سبب خُدا سے میل پا کر اپنے مصلُوب نجات دہندہ پر متوجہ رہتا ہے

کی خاطر اُسے حوالہ کر دیا۔ وُہ اُس کے ساتھ اور سب چیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشے گا؟" (رُومیوں کے خط ۸ باب کی ۳۱ و ۳۲ آیت) پس وُہ یسُوع مسیح کی تکلیف اور مَوت کو اُسی خُدا باپ کی دائمی محبّت کی گواہی اور نشانی سمجھتا ہے "مطلب یہ ہے کہ خُدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا میل ملاپ کر لیا اور اُن کی تقصیروں کو اُن کے ذمّہ نہ لگایا۔" (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۹) اور اس طرح وُہ یسُوع مسیح، وہ خُدا پر جس کی محبّت میں تغیّر اور تبدّل نہیں ہے توکّل رکھ کر ہمّت کی کمر باندھتا ہے۔

جب اِس طور پر وُہ صدق دِل سے یسُوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مان لیتا ہے تو رُوح القدس اُس کے دِل میں نازِل ہو کر اِس تصویر کے موافق قیام کرتا ہے۔ وُہ اُس کو خُداوند یسُوع مسیح کے متعلق مفصّل طور پر سمجھا دیتا ہے جس سے وُہ ایماندار خُدا کا حُکم بجا لاتے اور اُس کی مرضی پر چلنے کی اِس قدر طاقت اور قدرت پاتا ہے کہ اِس دُنیا کی ساری بیہودہ شان و شوکت۔ عزّت و حشمت اور نفسانی خواہشوں اور سب فانی چیزوں سے انکار کر کے فقط اپنے خُداوند یسُوع مسیح ہی سے محبّت رکھتا ہے جس نے اُس کو اپنی صلیبی موت تک پیار کیا۔

اُس وقت خُدا کے کلام کی یہ باتیں جو یسُوع مسیح نے متّی کی انجیل کے ۱۶ باب کی ۲۴ آیت اور ۱۰ باب کی ۳۸ آیت میں فرمائیں اکثر اُسے یاد آتی ہیں کہ "اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی کا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔" "اور جو کوئی اپنی صلیب نہ اُٹھائے اور میرے پیچھے نہ چلے وُہ میرے لائق نہیں۔" اِس طرح وُہ ایماندار دل و جان سے آرزو رکھتا ہے کہ اپنے مصلُوب منجی کا ہمشکل ہو جائے۔ اِس تصویر میں ایک فرشتہ اُس کا ایمان مضبُوط کرنے اور زیادہ بڑھانے کے لئے۔ روٹی کھلاتا اور انگور کا شیرہ پلاتا ہے۔ اِس سے مُراد عشائے ربّانی ہے اور اِس کے مُقرّر ہونے کا مفصّل بیان انجیل میں اِس طور پر لکھا ہے کہ یسُوع مسیح جس وقت اپنا دُکھ سہنے سے پہلے اپنے رسُولوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تھا "تو یسُوع نے روٹی لی اور برکت

دے کر توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا۔ لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لے کر شکر کیا اور اُن کو دے کر کہا۔ تم سب اِس میں سے پیو کیونکہ یہ میرا وُہ عہد کا خُون ہے جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی مُعافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔" جس وقت پیو میری یادگاری کے واسطے پیا کرو۔ (انجیل متّی ۲۶ باب اور مرقس ۱۴ باب اور لُوقا ۲۲ باب اور پہلا کرنتھیوں ۱۱ باب) اسی طرح مسیح نے اپنی جماعت کے لئے ابدی حیات کی خوراک مُقرّر کی ہے۔ پس اس فرمان کے موافق وُہ ایماندار عشائے ربّانی کے کھانے سے اپنے خُداوند یسُوع مسیح کی موت کی یادگاری کو اپنے دِل میں تازہ کرتا ہے اور اپنے تئیں ہر طرح کی جسمانی اور رُوحانی ناپاکیوں سے پاک کرتا اور مسیح کی موت میں شریک ہو جاتا ہے۔

دُوسرا فرشتہ اِس تصویر میں کھجُور کی ایک ہری ٹہنی ہاتھ میں لئے ہُوئے جو پہلے زمانہ میں فتح اور خُوشی کا نشان تھا ایماندار کے نزدیک آکر اُس کو بھی فتح اور خوشی کا پیغام دیتا ہے کیونکہ وُہ اب روز بروز خوشدلی کے ساتھ قوی اُمید رکھتا ہے کہ مَیں خُدا کے فضل سے اپنے سب دُشمنوں پر غالب ہو کر فتحیاب ہُونگا جو کوئی یسُوع مسیح کی خدمت میں دولت۔ عزّت۔ گھر بار اور جان و مال سب کچھ چھوڑ دیتا ہے اور طرح طرح کی ذِلّت اور تکلیف اُٹھاتا ہے اور شیطان اور گُناہ کے رُوحانی جنگ میں ثابت قدم رہتا ہے وُہی فتحیاب اور خُدا کی بادشاہی کا وارث ہوگا۔ وُہ اپنی آسمانی بُلاہٹ کا انعام پا کر خُداوند کے ساتھ حکومت کرے گا۔

دُعا

اَے یسُوع مسیح میرے پیارے نجات دینے والے! تُو نے اپنی صلیبی موت کے وسیلے مُجھے خُدا سے ملا دیا اس لئے مَیں آخری دم تک تیرے دُکھ اور موت کو یاد رکھوں گا۔ اب یہی چاہتا ہُوں کہ فقط تُو ہی میرے دِل میں ہو۔ پہلے بھی تُو ہی نے مجھے پیار کیا تھا اب بھی تُو ہی اپنی اُسی محبّت سے میرے دِل کو معمُور کر دے اور اُس کو

مجھ میں قائم اور برقرار رکھ تاکہ میرے سب حواس اور سارا وجود بھی تیرے ہی اختیار میں ہو جائیں اور یہ بھی اُمید بخش کہ تیری محبت کے وسیلہ سے مَیں تیری مانند ہو جاؤں اور تیرے دُکھ اور موت کے نتیجے مجھ میں ظاہر ہوں۔ تُو میرے دل کو پاک کر۔ جتنی چیزیں پہلے میرے نفع۔ فخر اور حکمت کی تھیں۔ اب مَیں اُن سب کو تیری پہچان کی فضیلت کے سبب محض بیفائدہ و پُر نقصان سمجھوں۔ اَے خداوند مسیح! تُو ہی میرا سب کچھ ہو اور تیرے سوا مجھے اور کوئی چیز عزیز اور پیاری نہ ہو۔ چونکہ مَیں اپنے اعمال سے کبھی راستباز نہیں ہو سکتا اِس لئے تُو مجھے اپنی راستبازی جو تجھ پر ایمان لانے سے ملتی اور خدا کو پسند آتی ہے عنایت کر تاکہ مَیں تیری رفاقت میں ہو کر تجھ کو اور تیری قیامت کی قدرت اور تیرے دُکھوں کی شراکت کو دریافت کروں اور حیاتِ ابدی کا وِرثہ پاؤں (فلپیوں ۳: ۷-۱۱) تب مَیں نہایت خوش اور شادمان ہو کر کہوں گا کہ "مَیں مسیح کے ساتھ مصلوب ہُوا ہُوں اور اب مَیں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے"۔ (گلتیوں ۲: ۲۰) اَے میرے پیارے نجات دہندہ۔ تُو ہی میری زندگی ہے۔ تُو نے اُس خوشی کے لئے جو تیرے سامنے تھی شرمندگی کو ناچیز جان کر صلیب پر چڑھ گیا۔ تُو مجھے یہ فضل عطا کر کہ مَیں تجھ کو جو ایمان کا شروع اور کامل کرنے والا ہے تکتا رہُوں۔ (عبرانیوں ۱۲ باب ۲۔ آیت) تیرے دُکھ کی یادگاری سے میری جان خوش اور تازہ رہتی اور تیری صلیبی موت پر غور کرنے سے مجھ کو گناہ کی لڑائی میں فتحیاب ہونے کی طاقت اور قدرت ملتی ہے۔ جب مَیں یہ سوچتا ہُوں کہ کس طرح تُو آزمائشوں اور مصیبتوں پر غالب آیا۔ اِس سے مجھے بھی ایک گونا تقویت ملتی ہے اور مَیں مصیبتوں اور دُکھوں میں تجھ سے دُعا مانگ کر سکھ اور چین پاتا ہُوں۔ تیری محبت کی تجلی آفتاب کی مانند میرے سب شک و شبہ اور خوف کے اندھیرے کو دفع کر کے میرے دل کو خوب روشن و منور کر دیتی ہے اور وُہ تیری محبت جس میں مَیں محفوظ ہو کر ہوشیار اور بیدار رہتا ہُوں میری جائے پناہ ہے۔ اَے خداوند اِس اپنی محبت کی تاثیر کو مجھے بخش تاکہ مَیں ماندہ اور شکستہ نہ ہو جاؤں بلکہ برداشت کے ساتھ اُس دوڑ میں جو میرے سامنے ہے دوڑوں۔ آمین۔

آٹھویں تصویر

اُس آدمی کا دل جو یسوع مسیح کے فضل اور رُوح القدس کے وسیلے سے پاک ہو کر خُدا کا گھر ہو گیا ہے

جب وہ ایماندار یسوع مسیح کے فضل اور پاک رُوح کی تاثیر کے باعث اپنے گناہوں سے پاک ہو کر خُدا سے میل حاصل کرتا ہے تو سچا اور زندہ خدا اُس کے دل میں آ کر بستا ہے جیسا کہ یسوع مسیح نے یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب کی ۲۳ آیت میں فرمایا ہے کہ "اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا۔ اور میرا باپ اُس سے محبت رکھے گا اور ہم اُس کے پاس آئیں گے اور اُس کے ساتھ سکونت کریں گے۔" اور جس طرح ۱-کرنتھیوں ۳ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہے کہ "کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کا مقدس ہو اور خدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے؟" اور کرنتھیوں کے دوسرے خط کے ۶ باب کی ۱۶ آیت میں یوں لکھا ہے کہ "ہم زندہ خدا کا مقدس ہیں۔ چنانچہ خدا نے فرمایا ہے کہ میں اُن میں بسوں گا اور اُن میں چلوں پھروں گا اور میں اُن کا خدا ہوں گا۔ اور وہ میری اُمت ہوں گے۔" مگر چونکہ خدا رُوح ہے اور اُس نور میں رہتا ہے کہ جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور اُسے کسی انسان نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ (انجیل یوحنا ۴ باب ۲۴ آیت اور پہلا خط تیمتھیس ۶ باب ۱۶ آیت) اس لئے ہمارے نزدیک اس تصویر میں خدا کا نقشہ کھینچا روا اور درست نہیں۔ اس کے عوض اُس ایماندار کا حال جو خدا سے ایسی رفاقت و قربت رکھتا ہے۔ اس تصویر میں اس طرح بتایا گیا ہے کہ آسمان سے نور کے دریا کی وہ دھاریں اُس کے دل میں جاری ہو رہی ہیں۔

اس تصویر میں صلیب کا نشان بھی ظاہر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس ایماندار کو خدا کا فضل اس قدر ملا ہے کہ وہ ہر وقت یسوع مسیح کی صلیب کو یاد میں لا کر

۸۔ اُس آدمی کا دل جو یسوع مسیح کے فضل اور رُوح القدس کے وسیلے سے پاک ہو کر خدا کا گھر ہو گیا ہے۔

غور کرتا ہے کہ فی الحقیقت یسُوع مسیح کے صلیب اُٹھانے اور اُس کی تکلیف اور ثواب میرے ایمان کی بُنیاد میری اُمید کا ستُون اور میری محبّت کا سرچشمہ ہے۔ وُہ یہ بھی اقرار کرتا ہے کہ میں لاچار۔ نالائق اور گنہگار صرف اِسی اپنے نجات دہندہ کے ثواب سے درجۂ عالی پر پہنچا اور اب بُہت خُوشحالی اور سلامتی کے ساتھ رہتا ہُوں۔

صلیب کی ایک طرف ایک روٹی اور دُوسری طرف پیالہ ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ وُہ ایماندار یسُوع مسیح میں پیوند رہتا ہے۔ چُنانچہ جس طرح انگُور کے نچوڑے ہُوئے بُہت دانوں سے ایک ہی رس بنتا اور اناج کے پِسے ہُوئے بُہت دانوں سے آٹا نکل کر ایک ہی روٹی پک جاتی ہے اسی طرح ایمانداروں کی ساری جماعت برادرانہ محبّت سے یسُوع مسیح کی خاطر ایک ہی بدن بن جاتی ہے۔

دِل کے بیچ میں صلیب کے اُوپر ایک کبُوتر ہے وُہ رُوح القُدس کا نشان ہے جو کہ اُس ایماندار کے دِل میں قائم ہو کر برکت دیتا ہے۔ کبُوتر کے اُوپر جو ستارہ ہے اُس سے یہ مُراد ہے کہ اُس ایماندار کے دِل میں حیاتِ ابدی کی اُمید کا ستارہ صُبح کے ستارہ کی مانند بُہت تیزی اور شوخی کے ساتھ چمک رہا ہے اور اُن وحشی جانوروں کا غول جو پہلی تصویروں میں دکھائی دیتا تھا اب بالکل غائب ہو گیا ہے۔ وُہ شعلے جو الٰہی مہربانیوں کے نُور کے نشان ہیں اب زیادہ روشن و جلوہ گر ہوئے ہیں اور شیطان جس کے قبضہ میں پیشتر وُہ دِل تھا اب نہایت غصّے اور مایُوس ہو کر بھاگا جاتا ہے اور فرشتہ آکر اُس ایماندار کو قوّت اور تسلّی دے کر خدمت کرتا ہے پس اِس صُورت میں ایسے دِل کی خُوشحالی اور بزرگی کا بخُوبی بیان نہیں ہو سکتا اِس لئے اَے پیارے پڑھنے والے چاہیئے کہ ہم خُدا سے محبّت رکھیں کیونکہ "پہلے اُس نے ہم سے محبّت رکھی" ہے جیسا کہ یُوحنّا کے پہلے خط کے ۴ باب کی ۱۹ آیت میں لکھا ہے اور پھر کرنتھیوں کے پہلے خط کے ۶ باب کی ۱۷ آیت میں یُوں درج ہے کہ "جو خُداوند کی صحبت میں رہتا ہے وُہ اُس کے ساتھ ایک رُوح ہوتا ہے۔" انجیل یُوحنّا کے ۳ باب کی ۳۶ آیت میں ایسا لکھا ہے کہ "جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی

ہے۔" اور انجیل متّی کے ۶ باب کی ۲۱ آیت سے بھی ظاہر ہے کہ "کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دِل بھی لگا رہے گا۔"

دُعا

اَے پاک خُدا۔ تُو ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا باپ ہے اور اِس سبب سے ہمارا بھی باپ ہے۔ تُو نہایت محبّت اور پیار کرنے کے لائق ہے کیونکہ تُو نے سب آدمیوں کو بُہت پیار کیا ہے اور مُجھ لاچار اور گنہگار سے بھی یہاں تک محبّت کی ہے کہ اپنے بیٹے یسُوع مسیح کے وسیلے سے میرے دِل کو نہایت فرحت و برکت سے مالامال کر دیا ہے۔ میں تیرا شُکر کرتا ہُوں کہ تُو مُجھ عاجز کے دِل میں آکر سکُونت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ میرے دِل میں تیری موجُودگی سے مُجھے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے۔ اَے خُداوند میں یہ جانتا ہُوں کہ تیری یہ خُوشی ہے کہ میرا دِل رُوح القُدس سے معمُور ہو جائے تو کیا یہ میری خُوش بختی نہیں کہ میں دِل میں کامِل محبّت پیدا کروں تاکہ میں بھی اُسی قدر تُجھے پیار کروں جس قدر تُو مُجھے پیار کرتا ہے۔ تُو اپنی رفاقت سے میرے دِل میں اِس طرح کی تاثیر عطا کر کہ میں تُجھ سے ہمیشہ قریب تر ہوتا جاؤں۔ تیری محبّت سے کبھی کوئی چیز مُجھے جُدا نہ کرے اور میرا دِل ہمیشہ تیرے رہنے کی جگہ بنا رہے۔ تُو میری رُوح کو اپنے ساتھ اِس قدر پیوست کر دے کہ میں تُجھی سے ملا رہُوں اور تُجھی کو پیار کروں۔ تیرے سوا اور کوئی خیال دِل میں نہ آئے بلکہ سب کچھ تیرے نام سے اور تیرے ہی لئے کرُوں۔ مُصیبت اور بلا جو کچھ بھی ہو اُس میں ثابت قدم رکھ۔ پس تُو ہی میرا سب کچھ ہو۔ تاکہ میں مُبارک بن جاؤں۔ اَے میرے خُداوند تُو ہی میری ملکیّت کا ہمیشہ تک سب سے بہتر اور افضل حصّہ ہے۔ آمین۔

۹۔ اُس آدمی کا دِل جو گُناہ سے مقابلہ کرنے میں ثابت ایمان کے ساتھ آخر تک قائم رہ جاتا ہے

نویں تصویر

اُس آدمی کا دِل جو گُناہ سے مُقابلہ کرنے میں ثابت ایمان کے ساتھ آخر تک قائم رہ جاتا ہے

وُہ ایماندار شخص جس نے انجیلِ مُقدّس کی روشنی میں خُدا کی محبّت کا مزہ چکھ لیا ہے اور اُس کے باطن کی آنکھوں نے شیطان اور اُس کی فانی چند روزہ شان وشوکت اور اُس کے مکروفریب کو پہچان لیا ہے۔ وُہ یقیناً ابلیس کے گُمراہ کُن اور ہلاکت خیز راستہ سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ وُہ اپنے تئیں صداقت و ایمان کے زیور سے آراستہ کرکے خُداوند یسُوع مسیح کے سپُرد کر دیتا ہے تاکہ ہمیشہ کی زندگی کی راہ پر قدم رکھ سکے۔ وُہ بلاناغہ اپنے گُناہوں کی رُوحانی جنگ میں بہت زور کے ساتھ کُشتی لڑتا ہے۔ یہ جنگ تین اقسام کی ہے جو ہر انسان کو لڑنی پڑتی ہے۔ مثلاً جسم کی جنگ۔ شیطان کی جنگ اور دُنیا کی جنگ۔ اِس کا مفصّل بیان یُوں ہے۔

۱۔ رُوح اور جسم کی جنگ یعنی اُس ایماندار کی رُوح جو خُدا کے کلام اور پاک رُوح کی برکت اور تاثیر سے منوّر ہو کر از سرِ نو پیدا ہُوئی ہے۔ خُدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتی ہے اور یسُوع مسیح دِل کی سچّائی ہے۔ خُدا کی شریعت سے خُوش ہوتی ہے۔ الٰہی فضل کو کمال خُوشی جانتی ہے اور سب گُناہوں سے نفرت کرتی ہے۔ مگر اِس کے برخلاف اُس ایماندار کے باطن میں ایک پُرانا جسمانی مزاج بھی دمِ نزع کی حالت میں چلا آتا ہے جو اکثر کلامِ ربّانی میں فانی کہلاتا ہے۔ وُہ خُدا کے رُوح کی باتیں نہیں جانتا اور قبُول نہیں کرتا بلکہ انجیل کی خُوشخبری پر ایمان نہ لاکر اُسے حقیر جانتا ہے اور یسُوع مسیح کی محبّت سے اِنکار کرتا اور خُدا کی راستبازی کو اچھا نہیں سمجھتا ہے۔ وُہ اِس دُنیا کے عیش وعشرت اور عزّت وحُرمت اور ظاہری کرّوفر کو عزیز جانتا ہے۔ وُہ نفس پرستی کے بھنور میں غرق ہوکر اُسی کی خواہش اور تلاش میں چکّر مارتا رہتا ہے۔ پس اِس
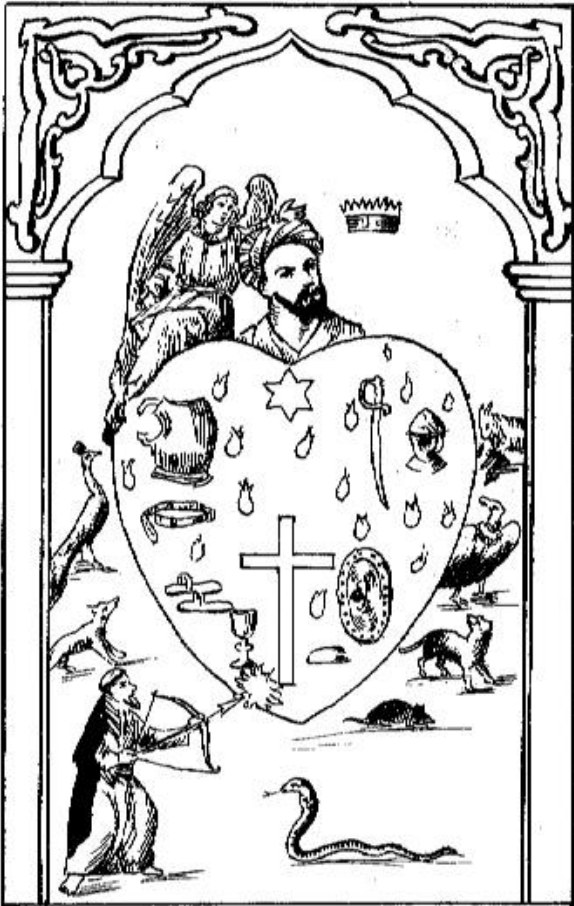
طرح جو کچھ رُوح کو پسند آتا ہے وُہ جسم کو ناپسند ہے اور جو چیز جسم کو پسند ہے اُسے رُوح پسند نہیں کرتا۔ یہ دونوں ہمیشہ باہم برسرِپیکار رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اُن کے پھل یہ ہیں کہ اگر آسمان کے خزانے سے رُوح باغ باغ ہوتی ہے تو دُنیا کی دولت سے جسم پھُولتا ہے۔ رُوح کی خوشی جسم کا غم ہے جس پر جسم فخر کرتا ہے اور رُوح ندامت محسوس کرتی ہے۔ جن چیزوں کی خواہش رُوح کو ہے اُن سے جسم بیزار اور بیکل رہتا ہے جس طرح رات اور دِن۔ روشنی اور تاریکی میں بہت بڑا فرق ہے اور مخالفت ہے۔ ایماندار اپنے پُرانے جسمانی مزاج کو اگرچہ زیر اور تابع ضرور کر لیتا ہے تو بھی اُس کے تاثرات زندگی پر قائم رہتے ہیں اور قطعی طور پر دُور نہیں ہوتے۔

دُوسری لڑائی شیطان سے ہے جو بہت چاہتا ہے کہ اُس دِل کو جو پہلے اُس کی حکومت میں تھا۔ پھر اپنے قبضۂ اختیار میں لاکر اُس پر سلطنت کرے۔ لیکن جب اُس کے دوبارہ چھین لینے میں کامیاب نہیں ہوتا تب وُہ بہت خفا اور خوفناک طور پر اُس ایماندار کے دِل کو طرح طرح کی آزمائشوں کے جلتے ہُوئے تیروں سے نہایت ستاتا اور تکلیف پہنچاتا ہے یعنی اپنے مکروفریب کی بہکاوٹ اور بہانے سے اُس کے دِل میں ہر طرح کے شک وشبہ کے خیال۔ کم اعتقادی۔ بے ایمانی اور مایوسی پیدا کر دیتا ہے جو کہ نئی پیدائش کے ایمان۔ محبت اور دلجمعی کے برخلاف ہیں۔ یہی شیطانی وسوسے اکثر بہت خطرناک حالت میں آدمی کو ملامت اور سخت مُصیبت کے نزدیک پہنچا دیتے ہیں۔ لیکن وُہ ایماندار خُدا کے فضل اور قُدرت سے اُن سب کے ساتھ بخوبی مُقابلہ کر کے فتحیاب ہو جاتا ہے۔

تیسری لڑائی دُنیا سے یعنی اُس رسم ورواج۔ رفتار وگُفتار اور کام وکاج۔ عیش وعشرت اور لہو ولعب سے ہے جو خُدا شناسی اور دینداری سے خالی اور رُوح القُدس کی ہدایت کے برخلاف اور شیطان کے مکروفریب اور اُس کی ترغیب سے واقع ہوتے ہیں۔ وُہ سب مِل کر کلامِ ربّانی میں دُنیا کہلاتے ہیں اور انہی کے باعث اُس ایماندار کے دِل کو اکثر سخت امتحان اور دُکھ پیش آتے ہیں کیونکہ اگر وُہ چیزیں ایسے

مرغوب اور پسند آئیں تو اُس کے رُوحانی مزاج میں نقص اور خلل پیدا ہوتا ہے اور اگر وُہ اُن سے انکار اور پرہیز کرے تو دُنیا داروں کے نزدیک گھنونا اور مردُود بن جاتا ہے ۔

پس اگر وُہ ایماندار اِس تین طرح کی لڑائی میں کامیاب اور غالب ہونا چاہے تو ضرور ہے کہ خُدا کے سارے رُوحانی ہتھیار اُٹھا کر بخُوبی اُن سے اِس طور پر مقابلہ کرے کہ وُہ اپنی کمر سچائی سے کسے اور راستبازی کا بکتر پہنے اور پاؤں پر صُلح کی خُوشخبری کی تیاری کا جُوتا پہنے اور سب کے اُوپر ایمان کی ڈھال لگائے اور نجات کا خود اور رُوح کی تلوار جو خُدا کا کلام ہے لے۔ جس طرح افسیوں کے ۶ باب کی ۱۰ آیت سے ۱۸ میں ہے۔ اِس کے سوا یسُوع مسیح کی صلیبی تکلیف ہمیشہ یاد کرنے سے اُس کے دل میں یہ آرزو بہت پختہ پیدا ہوتی ہے کہ دُنیاداری اور گناہ سے نفرت اور پرہیز کرتا رہے اور عشائے ربانی کے اکثر کھانے پینے سے یعنی ہمیشہ کی زندگی کی خوراک حاصل کرنے سے اُس کی رُوحانی طاقت اور قوت بڑھ جاتی ہے۔ جس وقت اُس ایماندار کی زندگی کا آفتاب ڈوبنے کے نزدیک پہنچتا ہے اور اُس حقیقی جہان کی صُبح کی سفیدی ظاہر ہونے کو ہوتی ہے تو اُس کی ابدی حیات کی اُمید کا ستارہ بہت زیادہ روشن اور چمکیلا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اِن سب باتوں کے نشان اِس تصویر میں پائے جاتے ہیں اور وُہ فرشتہ جس کی مُراد خُدا کا فضل و کرم ہے اُس کو زیادہ سنبھالتا اور مدد کرتا۔ ہر طرح کی مشکلوں اور آفتوں سے اُس کو چھٹکارے کی راہ دکھاتا اور خُدا کی محبت اور شفقت سے اِس قدر تسلی اور خُوشی کی باتیں سُناتا ہے کہ وُہ اپنی آفتوں اور بلاؤں کو بھُول جاتا ہے۔ آخرکار جب اُس کی ظاہری آنکھیں تاریک ہو جاتی ہیں تب اُس کی باطنی آنکھیں کشادہ اور روشن ہو کر اُس جلال کے غیر فانی تاج پر نگاہ کرتی ہیں جو خُدا کی بادشاہی میں اُس کے لئے جو رُوحانی جنگ میں فتحمند ہوتا ہے تیار رکھا ہے۔

دُعا

اَے میرے پیارے خُداوند یسُوع مسیح۔ آسمان پر تیرے سوا میرا کون ہے؟ اور زمین پر بھی تیرے سوا کوئی دُوسرا نہیں جس کا میں مشتاق ہُوں سو اِس لئے تو مجھ میں قائم رہ اور میں تجھ میں۔ تاکہ میں تیری عزت اور جلال کے واسطے ایمان کے بہت پھل لاؤں۔ میں تجھ سے جُدا کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن جب تُو میرے ساتھ ہے تو سب کچھ کر سکتا ہُوں کوئی مشکل اور غیر ممکن بات نہیں۔ اور کوئی تکلیف اور مصیبت ایسی نہیں جسے میں اُٹھا نہ سکوں۔ اور کوئی ایسا دُشمن نہیں جس پر غالب نہ آ سکوں۔ اَے خُداوند تو اپنی محبت کے پرتو سے میرے سارے دل کو منور اور پاک اور تسکین کر تاکہ میں اپنے گناہوں۔ شیطان اور دُنیا سے چھٹکارا پاکر تیری فضیلت اور جلال کو بخُوبی پہچانوں۔ اور تجھی کو سب سے زیادہ پیار کروں۔ کیونکہ تو ہی میری کامل محبت کے لائق ہے اور میرے دل کو اپنے کلام کی سمجھ اور پاک رُوح کی قوت سے مضبوط اور کامل بنا۔ اَے یسُوع مسیح۔ تیری صلیبی موت سے میری زندگی ہے۔ تو اپنی ابدی حیات کی روٹی مجھے کھلا اور دائمی زندگانی کا پیالہ پلا تاکہ میں سیر و آسودہ ہو جاؤں۔ اور اپنے ایمان میں زیادہ ترقی اور پختگی پاکر ہمیشہ تیری رفاقت میں رہُوں۔ یہ بھی عنایت کر کہ تیرا کلام جو رُوح اور زندگی ہے میری مُرجھائی ہُوئی جان کو بادِ صبا کی مانند تازہ اور شگفتہ اور نور کی طرح میری دلی تاریکی کو دفع کرے اور ایک حقیقی دوست اور رہنما اور ساتھی کے برابر رنج۔ بیماری اور بلا کی حالت میں مجھے تسلی اور دلجمعی بخشے۔ اسی صُورت سے رُوحانی جنگ روز بروز مجھے تیار اور ثابت قدم بنائے۔ اس کے علاوہ ہر طرح کی آزمائشوں میں صبر اور برداشت عطا کر تاکہ میں تیری مرضی پورے طور پر بجا لاؤں میرے سب خیال۔ دل اور جان ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں۔ اَے خُداوند تو اپنے فضل و کرم کی قدرت جس قدر ہر دم ضروری ہے مجھے بخش کہ میں پُوری ہمت کے ساتھ اپنے سب گناہ اور خواہشوں سے لڑائی کر کے اُن پر غالب اور فتحمند ہو جاؤں۔ تو اپنا پاک رُوح میرے دل میں قائم کر تاکہ میں ہر وقت ہوشیار اور دُعا مانگنے میں مشغول رہ کر اپنے جانی دُشمنوں سے بچا رہوں اور آخر تک تیرا وفادار بندہ بنا رہُوں۔ آمین ؛

دسویں تصویر

ایماندار کی موت اور اُس کی نجاتِ ابدی

وُہ ایماندار جو خُدا کا لیپالک بیٹا بن گیا ہے۔ موت کے فرشتہ کے پیغام سے بے ایمانوں کے مُوافق خوفزدہ اور پریشان حال نہیں ہوتا بلکہ اُسے آتے دیکھ کر بُہت خُوش اور دلیر ہوتا ہے۔ چُونکہ اُس نے اپنے سب گُناہوں سے مُعافی پائی ہے اِس لئے قیامت کے اِنصاف سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ اِس اُمید سے بُہت خُوش ہوتا ہے کہ اب مَیں اِس فانی جسم کو چھوڑ کر اپنے اُس پیارے نجات دہندہ کو دیکھوں گا۔ جس پر مَیں نے اب تک بغیر دیکھے دِل وجان سے مُحبّت رکھی اور ایمان لایا ہُوں۔ اِس سے سوا اِس پانچ روزہ سرائے یعنی ناپائیدار دُنیا سے کُوچ کر کے اُس ہمیشہ قائم رہنے والے وطن اور ہمیشہ تازہ رہنے والے باغ کا آسمانی جلال اپنے وِرثہ میں پاؤں گا۔ اُس وقت کیسا خُوش اور شادمان ہو جاؤں گا پس اِس طرح سے وُہ بہت آرام اور دلجمعی کے ساتھ موت کے بستر پر پڑا ہُوا اپنی موت کو فقط راحت کی نیند سمجھتا ہے۔ کیونکہ یسُوع مسیح کا وُہ کلام اب اُس کو یاد آتا ہے جو اِنجیل یُوحنا کے ۵ باب کی ۲۴ آیت میں ہے کہ ”مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حُکم نہیں ہوتا بلکہ وُہ موت سے نِکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“

تب وُہ خُوب جان لیتا ہے کہ اب وُہ وقت آپہنچا کہ مَیں اِس نالائق دُنیا سے جس میں گُناہ حکُومت کرتا ہے اور اِس خاکی جسم سے جس میں گُناہ بستا ہے گُذر کر ہمیشہ باقی رہنے والے جہان کا مسافر ہوتا ہُوں اور اِس تاریکی اور گُناہ وخوف کی گرفتاری سے بالکل رہائی پا کر اپنے خُداوند کی جناب پاک میں حاضر ہُوں گا۔ پس اِس طور سے اُس کی جان گویا غشی کی حالت سے ہوش میں آ کر اور حقیقی فرحت سے بھرپور ہو کر اور
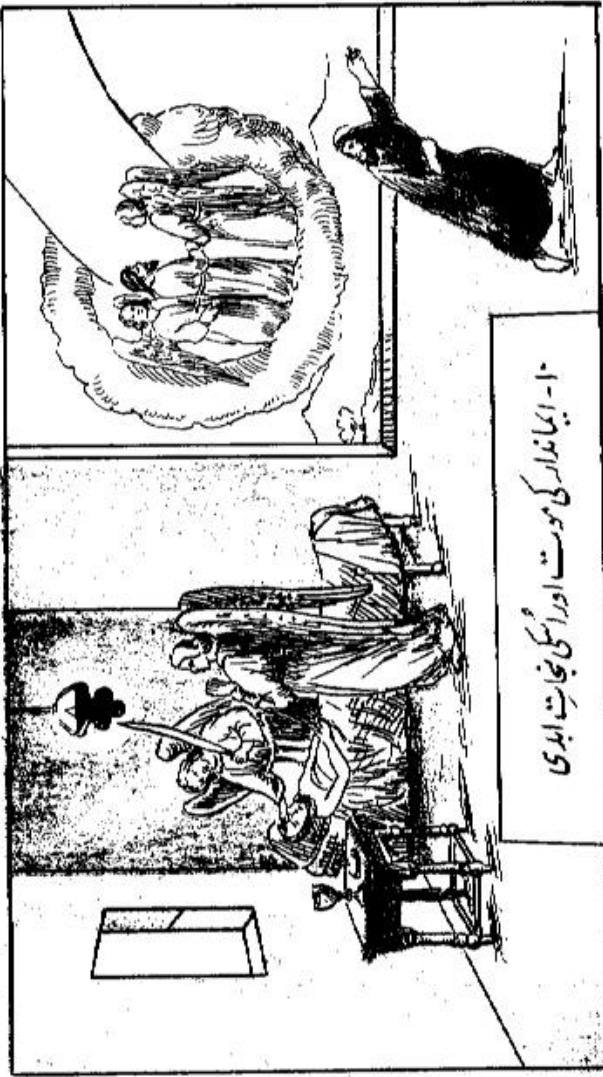
۱۰- ایماندار کی موت اور اُسکی نجاتِ ابدی

اور مسرور ہو کر ابدی جلال کی طرف کُوچ کر جانے کو تیار ہو جاتی ہے۔ اُس وقت نورانی فرشتے جو اُسے لینے کو آتے ہیں۔ نہایت میٹھی زبان اور تسلّی بخش باتوں سے اُسے کہتے ہیں کہ "اَے خُدا کے وفادار بندے اب تُو اچھی لڑائی لڑ چُکا اور اپنی دوڑ کو پُوری دوڑ چُکا۔ ایمان کو بھی نگاہ میں رکھا اور تیری مُصیبت اور بلائیں تمام ہُوئیں اب تیرے لئے راست بازی کا تاج رکھا ہے جو خُداوند سچّا حاکم تُجھے دے گا۔" تب اگرچہ اُس کی آنکھیں تاریکیٔ موت سے دُھندلی ہو جاتی ہیں مگر دِل میں آسمانی خُوشی و خُرّمی کا نُور چمکتا ہے۔

اُس وقت شیطان بھی آخری مرتبہ جس طرح کوئی بردہ فروش اپنے کسی بھاگے ہُوئے غلام کے پیچھے پکڑنے کو دوڑتا ہے۔ اپنے پُرانے بندے یعنی اُس ایماندار کو پھر اپنے قبضۂ اختیار میں لانے کی کوشش کرتا ہے۔ چُنانچہ وُہ اُسے سب گناہوں کی جو اُس نے گمراہی اور بے ایمانی کے زمانہ میں کئے تھے یاد دلاتا اور بہُت دھمکا کر کہتا ہے کہ "ارے تُو تو میرا ہے۔ مَیں اپنی حکُومت سے تُجھے کبھی نہ چھوڑوں گا۔" لیکن وُہ ایماندار یسُوع مسیح پر کامِل اعتقاد و قوی اُمید رکھ کر اُس منزل کے جلال و عوی سے خوف نہ کر کے بڑی ہمّت اور دلیری کے ساتھ جواب دیتا ہے کہ "میرا نجات دہندہ یسُوع مسیح جس نے اپنے لہُو سے میرے سب گناہ مُعاف کئے اور مُجھے اُن سے پاک بنایا تُجھ سے نہایت زبردست اور قوی ہے۔ مَیں اُسی پر دِل و جان سے ایمان لایا ہُوں۔ اِس لئے اب مُجھ پر ہلاکت کا فتویٰ نہیں رہا۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ مُجھے تُجھ سے اب کُچھ واسطہ اور تعلّق نہیں رہا؟ تُو مُجھ پر غالب نہیں آ سکتا کیونکہ مَیں مسیح کے ساتھ مصلُوب ہُوا ہُوں۔" تب اِس صادق اور پکّے ایمان والے شخص کا کلام سُن کر شیطان بالکل پریشان و مایُوس ہو کر بھاگ جاتا ہے۔ اِس حالت میں اگرچہ اُس ایماندار کی جسمانی طاقت گھٹتی جاتی ہے تو بھی اُس کی جان ابدی حیات کی خوراک کھانے سے بہت زیادہ صحت۔ قُدرت اور تشفّی پاتی ہے اور آخر کو وُہ جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔ اُس وقت خُداوند کریم اُسے قبُول کر کے فرماتا ہے کہ "اَے

اچھے اور دیانتدار نوکر شاباش! تو تھوڑے میں دیانتدار رہا ــــ میں تجھے بہت چیزوں کا مختار بناؤں گا۔ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔" (متی کے ۲۵ باب کی ۲۱ آیت) تب وہ یسوع مسیح کے جلال و بزرگی میں شریک اور گناہوں سے بالکل پاک اور دُکھ، تکلیف اور غم سے بری اور آزاد ہو کر حقیقی خوشی اور کامل تسلی اور دائمی سلامتی کے ساتھ اُسی اپنے نجات دہندہ خداوند کے پاس ہمیشہ رہے گا اور ابدالآباد اُس کی حمد و ثنا کیا کرے گا۔

دُعا

اَے خداوند یسوع مسیح میرے پیارے نجات دہندہ۔ تو میرے دل کو ایمان محبت اور تابعداری میں روز بروز زیادہ قائم اور پختہ کر اور آخر تک مجھے سنبھال اور محفوظ رکھ تاکہ میں موت کے وقت تیرے لہو سے اپنے گناہوں کو صاف دھو کر اور تیری راستبازی کا جامہ پہن کر اور تیرے رُوح القدس سے مقدس ہو کر تیری رفاقت میں بہت امن و چین کے ساتھ رہوں اور شیطان کی تہمت اور ملامت سے بےخوف رہوں اور نجات پانے سے نہایت خوش اور تیرے کلام سے تسلی پا کر اِس فانی دُنیا سے کوچ کروں اور تیرے حضور حاضر ہو جاؤں۔ اَے یسوع مسیح تو مجھ پر یہ فضل کر کہ میں صرف تیرے ہی ساتھ جینا اور مرنا چاہوں۔ تیری نجات کے راستے پر جو تو نے مقرر کیا ہے ثابت قدم رہوں اور ہر روز گناہ۔ دُنیا اور جسم کے اعتبار سے مر کر ایمان کے ساتھ اپنی زندگی گذاروں۔ تو میری محبت میں جس سے میں تجھے پیار کرتا ہوں زیادہ سرگرمی اور ترقی بخش۔ تاکہ جب تک میں اِس دُنیا میں مسافر ہوں۔ ہر وقت میرا دل تیری آرزو اور اشتیاق میں قائم رہے اور میں اپنی گفتگو اور چال چلن کو دینداری کے زیور سے آراستہ کر کے تیری اُس بادشاہی کے لئے جو تو نے اپنے لوگوں کے واسطے تیار کی ہے منتظر اور اُمیدوار رہوں۔ اَے میرے خداوند تو میری ابدی حیات کی اُمید کو اِس قدر قوی اور مضبوط کر کہ میں

اِس دُنیا کی کسی بلا، تکلیف اور شیطانی وسوسوں میں گرفتار ہو کر کبھی عاجز اور کمزور نہ ہونے پاؤں بلکہ آسمانی اجر پر نظر کر کے صابر اور خوش رہوں۔ جس طرح کوئی انسان اپنے کھیت میں محنت مشقت کرنے سے تھک نہیں جاتا بلکہ وہ فصل کا اُمیدوار رہتا ہے اُسی طرح مجھے توفیق بخش کہ میں تیری محبت میں سرگرم رہوں۔

اَے یسوع مسیح۔ تو میری جان کنی کی حالت میں اِتنی مدد کر کہ اگرچہ میں مر جاؤں تو بھی موت کو ابد تک نہ دیکھوں۔ بلکہ تیرے دُکھ اور موت کو جن سے تو نے میرا فدیہ دیا ہے یاد کر کے اپنے ایمان پر قائم رہوں۔ اَے میرے پیارے نجات دہندہ۔ تو میرے گناہوں کے لئے صلیب پر مر گیا۔ مجھے راستباز ٹھہرانے کی خاطر مُردوں میں سے جی اُٹھا اور مجھ کو دائمی سعادت اور بزرگی بخشنے کو آسمان پر جا کر جلالی تخت پر جلوس فرما ہُوا ہے۔ تیری خدا اور رُوح القدس کے ساتھ جو اکیلا سچا خدا ہے ہمیشہ تک حمد اور تعریف ہو۔ آمین ؂

خاتمہ

اَے پیارے پڑھنے والے صاحب۔ اگر تو پوچھے کہ جو کچھ اِس چھوٹے رسالے میں گنہگار اور ایماندار کا ذکر ہُوا اس کے بعد اور کیا ہے تو تجھے چاہیئے کہ تو اِس کتاب "آئینۂ دل" سے کلام ربانی یعنی بائبل کی طرف متوجہ ہو کر بہت غور اور دُعا کے ساتھ مطالعہ کرے کیونکہ وہ دونوں جہان کا آئینہ ہے۔ اور اُس سے سب کچھ ظاہر ہو جائے گا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا انجام خیریت اور ابدی سلامتی اور فرحت کے ساتھ ہو تو تجھے لازم ہے کہ اپنی دلی حالت کو جانے کہ وہ کیسی ہے۔ اِس رسالے کے مضمون اور ہدایت سے دریافت کر۔ جب تو اپنے دل کو ہر طرح کے گناہوں سے آلودہ اور پست کردہ پاتا ہے تو یسوع مسیح کی طرف جو تیرا نجات دینے والا ہے رجوع کر کے دل و جان سے ایمان لا۔ تو تو مقدس اور عادل خدا کی

لعنت اور غضب سے جس میں تو گرفتار ہے چھٹکارا اور شیطان کے فریب اور اختیار
سے مخلصی اور گناہ کی نجاست سے پاکیزگی پائے گا۔ تیرا دل خدا کے فیض اور عنایت
یعنی ہمیشہ کی زندگی سے معمور و مالا مال ہو جائے گا اور تو اُس ایماندار کی مانند جس
کا بیان ہوا بہشت دلجمعی اور تسلی کے ساتھ اپنی جان خدا کے سپرد کر کے ہمیشہ بہشت
میں کامل خوشی اور سلامتی کے ساتھ خدا کے پاس رہے گا۔ خوب جان لے اور یاد
رکھ کہ اگر تو فریب کھا کر غرور اور تعصب کی راہ سے یہ سمجھتا ہے کہ میں اُس نجات
دینے والے یسوع مسیح کا محتاج نہیں اور اپنے نیک اعمال۔ خوبی اور ثواب سے
جنت میں داخل ہوں گا تو بیشک تو اُس گنہگار کی طرح جس کا بیان ہو چکا ہے سخت
سزا اور عذاب میں پڑے گا اور تیرا آخری حال نہایت بد اور خراب ہوگا۔ اس واسطے
یہ کمترین تیرا دلی خیر خواہ اور حقیقی دوست دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم اپنا رحم اور فضل
فرما کر تجھے راہِ راست پر چلا کر نجات اور سلامتی تک پہنچائے۔ آمین ٭

البلاغ پریس لاہور میں
باہتمام مسٹر ڈی۔ ایس۔ کے فضل سیکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی
انارکلی۔ لاہور چھپ کر شائع ہوئی۔